ماہنامہ
دخترانِ اسلام
لاہور
ستمبر 2017ء

شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثا کا مال روڈ پر تاریخی دھرنا

جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ میں کسے ذمہ دار
ٹھہرایا گیا، بتایا جائے

قائد انقلاب ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خطاب

سانحہ ارتحال

صاحبزادہ مسکین فیض الرحمن خان درانی

30 سالہ طویل رفاقت میں انھیں ہمیشہ صاحب استقامت پایا

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کا انصاف کیلئے تاریخی دھرنا (استنبول چوک مال روڈ لاہور)

خواتین میں بیداریٔ شعور و آگہی کیلئے کوشاں

ماہنامہ دخترانِ اسلام لاہور

جلد: 24 شمارہ: 9 ذوالحجۃ ۱۴۳۸ھ — محرم الحرام ۱۴۳۹ھ / ستمبر 2017ء

زیرِ سرپرستی
بیگم رفعت جبین قادری

چیف ایڈیٹر
قرۃ العین فاطمہ

مجلس مشاورت
صاحبزادہ مسکین فیض الرحمن درانی
خرم نواز گنڈاپور
فرح ناز
احمد نواز انجم
جی ایم ملک
منظور حسین قادری
سرفراز احمد خان
غلام مرتضیٰ علوی

ایڈیٹوریل بورڈ
نوراللہ صدیقی
محمد فاروق رانا
عین الحق بغدادی
محمد رفیق نجم

قلمی معاونین
ڈاکٹر شاہدہ نعمانی، ڈاکٹر سعدیہ نصراللہ
رافعہ علی، عائشہ شبیر
راضیہ نوید

مینجنگ ایڈیٹر
صاحبزادہ محمد حسین آزاد

اسسٹنٹ ایڈیٹرز
نازیہ عبدالستار
ملکہ صبا

ناشر
علامہ محمد معراج الاسلام

کمپیوٹر آپریٹر
محمد اشفاق انجم

ٹائیٹل ڈیزائنر
عبدالسلام

فوٹوگرافی
محمود الاسلام قاضی

کتابت
محمد اکرم قادری

فہرس

اداریہ (مال روڈ دھرنا اور 62,63 کی تلوار)		3
صبر، شکر، دعوت اور رفاقت کی اہمیت	ڈاکٹر محمد طاہر القادری	5
شہداء ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کا دھرنا	آمنہ بتول	13
زندہ وفا کا نام ہے زینبؓ کے نام سے	مصباح کبیر	17
خندہ روئی۔ کشادہ جبینی ایک عبادت	ڈاکٹر شاہدہ نعمانی	21
نوجوان نسل اور دیارِ غیر منتقلی	ہانیہ ملک	23
مرکزی امیر تحریک صاحبزادہ مسکین فیض الرحمن درانیؒ کا سانحۂ ارتحال	محمد حسین آزاد	25
وظیفۂ سخاوتِ نفس (الفیوضات المحمدیہؐ)		28
اکابر اولیاء و صوفیاء کے پند و نصائح (گلدستہ)	نازیہ عبدالستار	29
منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں		30

ترسیلِ زر کا پتہ: منی آرڈر/چیک/ڈرافٹ بنام حبیب بنک لمیٹڈ منہاج القرآن برانچ اکاؤنٹ نمبر 01970014583203 ماڈل ٹاؤن لاہور

بدلِ اشتراک: آسٹریلیا، کینیڈا، مشرقِ بعید، امریکہ: 15 ڈالر — مشرقِ وسطیٰ، جنوب مشرقی ایشیا، یورپ، افریقہ: 12 ڈالر

قیمت فی شمارہ -/35 روپے

سالانہ خریداری -/350 روپے

رابطہ: ماہنامہ دخترانِ اسلام 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

فون نمبرز: 3-042-5169111 فیکس نمبر: 042-5168184

Visit us on: www.minhajsisters.com E-mail:sisters@minhaj.org

فرمان الٰہی

فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَوَهَبْنَا لَهٗ يَحْيٰى وَاَصْلَحْنَا لَهٗ زَوْجَهٗ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسٰرِعُوْنَ فِى الْخَيْرٰتِ وَيَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوْا لَنَا خٰشِعِيْنَ. وَالَّتِىْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهَا مِنْ رُّوْحِنَا وَجَعَلْنٰهَا وَابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ. اِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنِ. وَتَقَطَّعُوْٓا اَمْرَهُمْ بَيْنَهُمْ ؕ كُلٌّ اِلَيْنَا رٰجِعُوْنَ. فَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا كُفْرَانَ لِسَعْيِهٖ ۚ وَاِنَّا لَهٗ كَاتِبُوْنَ. (الانبیاء، ۲۱: ۹۰۔ ۹۴)

”تو ہم نے ان کی دعا قبول فرما لی اور ہم نے انہیں یحییٰ (علیہ السلام) عطا فرمایا اور ان کی خاطر ان کی زوجہ کو (بھی) درست (قابلِ اولاد) بنا دیا۔ بے شک یہ (سب) نیکی کے کاموں (کی انجام دہی) میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں شوق و رغبت اور خوف و خشیّت (کی کیفیتوں) کے ساتھ پکارا کرتے تھے، اور ہمارے حضور بڑے عجزو نیاز کے ساتھ گڑگڑاتے تھے۔ اور اُس (پاکیزہ) خاتون (مریم علیہا السلام) کو بھی (یاد کریں) جس نے اپنی عفت کی حفاظت کی پھر ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور ہم نے اسے اور اس کے بیٹے (عیسیٰ علیہ السلام) کو جہان والوں کے لیے (اپنی قدرت کی) نشانی بنا دیا۔ بے شک یہ تمہاری ملت ہے (سب) ایک ہی ملت ہے اور میں تمہارا رب ہوں پس تم میری (ہی) عبادت کیا کرو۔ اور ان (اہلِ کتاب) نے آپس میں اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا، یہ سب ہماری ہی جانب لوٹ کر آنے والے ہیں۔ پس جو کوئی نیک عمل کرے اور وہ مومن بھی ہو تو اس کی کوشش (کی جزا) کا انکار نہ ہوگا، اور بے شک ہم اس کے (سب) اعمال کو لکھ رہے ہیں“۔

(ترجمہ عرفان القرآن)

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

فضل رب العلی اور کیا چاہیئے؟
مل گئے مصطفیٰ اور کیا چاہیئے؟
دامنِ مصطفیٰ جس کے ہاتھوں میں ہو
اس کو روزِ جزا اور کیا چاہیئے؟
ان کی دربار میں حاضری ہوگئی
مل گیا مدعا اور کیا چاہیئے؟
گنبدِ سبز خوابوں میں آنے لگا
حاضری کا صلہ اور کیا چاہیئے؟
جالیوں سے ہے مَس سینۂ پر خطا
دردِ دل کی دوا اور کیا چاہیئے؟
بھیک کے ساتھ ہی ان کے دربار سے
مل رہی ہے دعا اور کیا چاہیئے؟
میری ہر سانس وقفِ ثناء نبیؐ
فیضِ مدح و ثناء اور کیا چاہیئے؟
شافعِ حشر ہیں تاجدارِ حرم
امتِ بے نوا اور کیا چاہیئے؟
عاصیوں پہ کرم ہر عطا پر عطا
رحمتِ مصطفیٰ اور کیا چاہیئے؟
جیتے جی لطف سرکار سے مل گیا
خلد میں داخلہ اور کیا چاہیئے؟
یہ جبیں اور ریاض الجنۃ کی زمیں
اب قضا کے سوا اور کیا چاہیئے؟
ہے سکندؔر ثناء خوانِ شاہِ امم
عزت و مرتبہ اور کیا چاہیئے؟

(سکندر لکھنوی)

مال روڈ دھرنا اور 62,63 کی تلوار

لاہور کے مال روڈ پر شہدائے ماڈل ٹاؤن کے لواحقین اور زخمیوں کے خاندانوں سے اظہار یکجہتی کے لئے ہونے والا خواتین اور بچوں کا ایک روزہ دھرنا بلاشبہ پاکستان کی سیاسی تاریخ کا ایک بڑا اجتماع تھا۔ پنجاب یونیورسٹی اولڈ کیمپس اور عجائب گھر کے درمیان مال روڈ کی دونوں اطراف کی سڑک استنبول چوک سے انار کلی تک ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور معصوم بچوں سے بھری ہوئی تھی۔ ایسا منظر بلاشبہ گذشتہ 3 دھائیوں میں تو نہیں دیکھا گیا۔ سخت گرمی اور حبس میں دوپہر 12 بجے سے 10 بجے رات تک رہنے والے اس دھرنے میں خواتین اور خصوصاً بچوں کا جوش و جذبہ اور انہماک قابل دید اور داد تھا۔ یہ یقیناً ایک حیران کن اور غیر معمولی سیاسی رویہ تھا جو پاکستان کی سیاست میں ابھر کر سامنے آیا۔

انصاف کے حصول کے لئے سوا تین سال میں یہ پہلا اجتماع تھا جو باقاعدہ پاکستان عوامی تحریک کی طرف سے نہیں بلکہ شہدائے ماڈل ٹاؤن کے لواحقین کی طرف سے تھا۔ اس کی ٹائمنگ اور اہمیت سے خائف پنجاب حکومت نے آخری دم تک کوشش کی کہ خواتین اور بچوں کے احتجاج کو ایسی جگہ منتقل کیا جائے جہاں یہ زیادہ توجہ حاصل نہ کر پائے مگر ہائیکورٹ نے احتجاج کے لئے جگہ نہ بدلنے کا فیصلہ دے کر دکھی لواحقین کو مزید دکھی ہونے سے بچالیا۔

بیریئر ہٹانے کے نام پر بدترین ریاستی دہشت گردی کا واقعہ ہوئے سوا تین سال ہونے کو ہیں۔ شہدائے ماڈل ٹاؤن کو انصاف سے محروم رکھنے کیلئے پنجاب اور مرکزی حکومت کا اب تک کا رویہ انہیں مجرم ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔ مرکزی اور صوبائی حکومت کے وزراء نے عوام کو گمراہ کرنے کی مذموم کوششیں بھی جاری رکھیں کہ PAT اپنے شہداء کے لئے انصاف لینے میں ناکام ہوگئی ہے مگر عوام کا باخبر حصہ یہ خوب جانتا ہے کہ فرعون کی طاقت اور قارون کے خزانے رکھنے والے بے بسی کی تصویر بن چکے ہیں اور پاکستان عوامی تحریک انصاف کے حصول کے لئے ایک انچ بھی پیچھے ہٹتی دکھائی نہیں دی۔ پاکستان عوامی تحریک نے جس جرات اور استقامت سے انصاف لینے کے لئے جدوجہد کی ہے لگتا ہے کہ یہ پاکستان کی سیاست کا زریں باب بنے گا۔ یہاں انصاف کے حصول کو لگنے والی مہمیز کی وجہ جاننا بھی بہت ضروری ہے۔

JIT کی تہلکہ خیز رپورٹ پاکستان کی سیاست کے ٹھہرے تالاب میں بلندی سے گرنے والے بڑے پتھر کی مانند تھی جس نے سب کچھ ہلا کر رکھ دیا۔ اس تاریخی آغاز کے پہلے مرحلے کو اعلیٰ عدلیہ کے پانچ ججوں نے مکمل کیا۔ بلاشبہ JIT کے جرات مند اور محنتی افسران اور اعلیٰ عدلیہ کے معزز ججز نے آئین و قانون کے مطابق فیصلہ دے کر نظریہ ضرورت کو دفن اور قانون کی بالادستی اور جرأت مندی کی ایک نئی تاریخ رقم کی ہے۔ مستقبل کے مورخین جب بھی پاکستانی سیاست کے سیاہ، مکروہ اور بدترین دور کی تاریخ لکھیں گے تو مذکورہ بالا افسران اور ججوں کو قوم کا ہیرو قرار دینے کے سوا ان کے پاس کوئی چارہ نہیں ہوگا۔ سیاست کو کرپشن، کمیشن ،الزام اور تہمت کی آلائشوں سے جوڑنے والے نااہل خاندان نے ریاست پاکستان کے خلاف گھناؤنا کھیل کھیلا ،ان کی گرفت ناگزیر ہوگئی تھی، سو پاکستان کے پانچ سپوتوں نے اپنا فرض خوب نبھایا یقیناً وہ افراد نہیں پانچ شخصیتیں ہیں اور پاکستان کے سب سے بڑے ادارے کا فخر ہیں۔ بلاشبہ پاکستان کی 70 سالہ تاریخ میں پہلی بار برسراقتدار افراد کا احتساب ہوا ان سے ان کی دولت کے ذریعے پوچھے گئے اور منی ٹریل دینے میں ناکامی پر انہیں خائن قرار دیا گیا، قوم توقع رکھتی ہے کرپشن، بے ایمانی کا یہ کیس منطقی انجام کو پہنچے گا

اور کرپشن کے جملہ کردار بے نقاب ہونگے اور قومی دولت خزانے میں جمع ہوگی۔

یہ امر انتہائی اہم ہے کہ 62,63 کی زنگ آلود جس تلوار سے شہنشاہ وقت کا غرور قلم ہوا اس کی دھار کو چار سال سے زائد مدت تک ڈاکٹر طاہرالقادری کے دیئے ہوئے شعور کی ریتی نے تیز کیا ہے۔ جنوری 2013ء کی یخ بستہ راتوں میں پانچ روز تک D چوک میں ٹھہرنے والے ہزاروں کارکنوں نے 62,63 کے نفاذ کے لئے جو محنت کی وہ بالآخر ثمر بار ہوئی ہے، پاکستانی سیاست میں یہ بات مان لی گئی ہے کہ قائد ڈاکٹر طاہرالقادری اور ورکر PAT کے ہوں تو کچھ بھی ناممکن نہیں ہے۔

ڈبہ نمبر10 کی چار فائلیں نیب کے سپرد ہوگئی ہیں، معزول شہنشاہ اور اس کے شہزادوں نے پیش ہونے سے بھی انکار کردیا ہے۔ عجیب بے بسی ہے اپنی حکومت میں بادشاہ جی ٹی روڈ پر در بدر نیم پاگل جیسی گفتگو کرتا ہوا گھر کو آیا ہے۔ اب نیم پاگل نہ ہوتا تو کہا جاسکتا تھا کہ لوٹ کے بدھو گھر کو آیا، ایسا اس لئے بھی نہیں کہہ سکتے کہ کرپشن کا ہمالیہ کوئی بدھو سر نہیں کرسکتا، اس کے لئے بڑی پلاننگ اور جان لیوا محنت درکار ہوتی ہے۔ ساری محنت چونکہ غلط سمت میں ہوئی اس لئے ہمالیہ سے لڑھکنا بھی یقینی تھا بلندی چونکہ بہت زیادہ ہے اس لئے سطح زمین تک آنے میں وقت تو لگے گا۔

پاکستان عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید، پاکستان تحریک انصاف، پاکستان پیپلز پارٹی، جماعت اسلامی، ق لیگ اور دیگر سیاسی جماعتوں نے شہداء کے لواحقین سے جس طرح اظہار یکجہتی کیا وہ عیاں کررہا تھا کہ شہداء کے لواحقین کا دھرنا دینے کا فیصلہ بڑا بروقت تھا۔ جسٹس علی باقر نجفی کی رپورٹ جس دن منظر عام پر آئے گی انصاف کی سمت جانے والا دروازہ کھل جائے گا۔

شہید تنزیلہ کی بیٹی اور شہید شازیہ کی بھتیجی بسمہ کی تقریر نے ٹی وی سکرینوں سے جڑی لاکھوں کروڑوں آنکھوں کو رلایا اور مال روڈ پر ہزاروں ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو تڑپا کر رکھ دیا۔ اس بچی کے الفاظ نے دلوں کو چیر اور آنکھوں کو ڈبڈبا دیا۔ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے بعد ڈاکٹر طاہرالقادری کی آنکھوں کے بند یقیناً تنہائی میں تو لاتعداد مرتبہ ٹوٹے ہوں گے مگر اس بچی کے کرب نے انہیں ایک بار پھر آبدیدہ کردیا اور وہ مختصر وقت کے لئے اپنی بھرائی ہوئی آواز میں اظہار خیال پر مجبور ہوئے۔ ان کا لہجہ اور الفاظ باطن میں موجود درد کی شدت کا پتہ دے رہے تھے۔ لوہے کے اعصاب رکھنے والا قائد انقلاب شہید ماں کی بیٹی کے کرب کی شدت کو محسوس کرکے تڑپ اٹھا تھا، سوا تین برس سے سینے میں موجود درد کا سمندر جوش میں آکر اس کی آنکھوں سے چھلک پڑا تھا۔ اس کی پرسوز آواز نے پنڈال میں موجود ہر فرد کا سینہ چیر دیا تھا۔ درد کی شدت نے سارے گلوب پر پھیلے دردمند پاکستانیوں کی آنکھوں کو بھی نم کردیا تھا جو اس اہم ترین دھرنے کو ٹی وی سکرین پر دیکھ رہے تھے۔

دھرنے میں موجود ہزاروں ماؤں، بہنوں، بیٹیوں اور بچوں کا عزم مصمم بتا رہا تھا کہ وہ ماڈل ٹاؤن کے شہداء کو انصاف دلاکر رہیں گے۔ انصاف کے حصول کے لئے پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ نے عیدالاضحیٰ کے بعد فیصل آباد، ملتان اور راولپنڈی کے جلسوں کا اعلان بھی کردیا ہے۔ پاکستان عوامی تحریک کے کارکنوں کی استقامت اپنے قائد کے عظیم جذبوں کا عکس ہے اس لئے ایسے تحریکیوں کا مقابلہ کوئی نہیں کرسکتا چاہے حکمران کتنا ہی ظالم اور طاقتور کیوں نہ ہو۔ فرعون کے ظلم اور قارون کی دولت کو یہ فاقہ کش غریب شکست دے چکے ہیں کیونکہ روح محمد ان کے بدنوں میں سلامت اور تروتازہ ہے۔

دھرنے کی اہم بات ہائیکورٹ کے حکم کی پاسداری تھی دھرنے کو 10 بجے رات ختم کرکے ڈاکٹر طاہرالقادری نے ایک مرتبہ پھر ثابت کیا کہ جس آئین اور قانون کی پاسداری کی وہ بات کرتے ہیں پہلے وہ خود اس پر عمل کرتے ہیں۔ (قاضی فیض الاسلام)

صبر، شکر، دعوت اور رفاقت کی اہمیت

شہرِ اعتکاف کی ویمن اعتکاف گاہ میں

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا خصوصی تربیتی خطاب

ترتیب وتدوین: صاحبزادہ محمد حسین آزاد / معاونت: محمد ظفیر ہاشمی

مورخہ 20 جون 2017ء کو جامع المنہاج بغداد ٹاؤن ٹاؤن شپ کے شہرِ اعتکاف کی ویمن اعتکاف گاہ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ''صبر، شکر، دعوت اور رفاقت کی اہمیت'' کے موضوع پر خصوصی تربیتی خطاب فرمایا جو ایڈیٹنگ کے بعد نذرِ قارئین کیا جارہا ہے۔ منجانب: ادارہ دختران اسلام

عظیم مقصد محنت اور مشقت سے حاصل ہوتا ہے

یہ بات یاد رکھیں کہ جتنا مقصد عظیم ہوتا ہے وہ عظیم مقصد اُتنی ہی تکلیف سے حاصل ہوتا ہے اور جو چیز آسانی سے حاصل ہو جائے وہ چیز بڑی نہیں ہوتی۔ جتنی تکلیف ہو اُتنی ہی وہ شے بڑی ہوتی ہے۔ لہذا جو چیز جتنی تکلیف کے بعد ملے وہ اُتنی محبوب اور عظیم ہوتی ہے۔ لہذا اللہ سے لو لگانا بھی آسان نہیں۔ اس لئے اس سے عشق و محبت کرنا ہے تو کربلا والوں سے جا کے سیکھو۔ اس سے پیار کرنا ہے تو حضرت اویس قرنیؒ سے سیکھو، اس سے پیار کرنا ہے تو حضرت ذوالنون مصریؒ سے سیکھو جن کو بادشاہ نے طلب کر لیا تھا اور پاؤں میں موٹے موٹے زنجیروں کے ساتھ مصر سے چلے تھے بغداد آئے تھے اور پوری ٹانگیں خون خون ہو گئیں تھیں۔ لہذا مجھ سے پیار کرنا ہے تو ان اللہ کے پیاروں سے پوچھو۔ یا اِتنی بڑی بات نہ کرو کہ اللہ سے لو لگانے آئے ہیں، یہ چاہت نہ رکھو۔ چھوٹی چاہتیں رکھیں۔ وہ آسانی سے مل جاتی ہیں۔ آپ محاورۃً بھی کہتے ہیں۔ ''اونٹوں سے دوستی ہو تو دروازے اونچے رکھنے پڑتے ہیں''۔ پھر اونٹوں سے دوستی نہ کرو اگر دروازہ چھوٹا رکھنا ہے تو بکری سے دوستی کر لو اور اگر حوصلے کی اور صبر کی کھڑکی چھوٹی سی رکھنی ہے تو مرغی سے دوستی کر لو، وہ تو اِتنی جگہ سے گزر جاتی ہے، چڑیا سے دوستی کر لو۔ لہذا یہ سمجھ لیں کہ جتنی تکلیف اُتنا زیادہ اجر، جتنی تکلیف اُتنی بڑی دوستی، جتنی بے آرامی اُتنا زیادہ کرم، جتنی مشقت اُتنا بڑا انعام، جتنی مشکلات، اُتنی بڑی سنگت۔

اللہ اور فرشتوں کی نگاہ آپ کی طرف ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ دیکھتا ہے کہ یہ میری بندیاں، میری محبت میں، میرے عشق میں، مجھ سے لو لگانے کے لیے آ تو گئی ہیں۔ اللہ کی نگاہ اُس کے در پر بیٹھے ہوئے معتکفین اور معتکفات پر ہے۔ آپ کی طرف ہے اور ملائکہ کی نگاہ بھی آپ کی طرف ہے اور فرشتے بھی آئے ہوئے ہیں جو آپ کے ساتھ ذکر کی مجلس میں سارا دن چوبیس گھنٹے بیٹھے رہتے ہیں۔ اُنہوں نے جاکے رپورٹ بھی کرنی ہوتی ہے۔ اب فرشتہ جاکے رپورٹ کرے گا۔ سوچیں ایک فرشتہ اگر جاکے کسی کی رپورٹ کرے کہ باری تعالیٰ آئی تو تھی یہ تیری بندی، تیرے عشق میں، تیری محبت میں، تجھ سے لو لگانے مگر یہ شکوہ اور شکایت بھی کر رہی تھی۔

اب آپ سوچیں۔ اگر دس، پندرہ، بیس، پچاس، سو، دو سو فرشتے ہر روز جاکے رپورٹ دیتے ہیں اور جو فرشتے صبح آتے

ہیں وہ نماز مغرب کے وقت چلے جاتے ہیں۔ نماز مغرب کے وقت فرشتوں کی نئی جماعت آجاتی ہے ابھی پہلے فرشتوں کی ڈیوٹی تھوڑی دیر بعد ختم ہو جائے گی۔ وہ بیٹھے ہوئے ہیں مجھے پتہ ہے وہ بیٹھے ہیں آپ کے اردگرد، دائیں بائیں سب بیٹھے ہیں۔ وہ میری یہ باتیں بھی لکھ رہے ہیں کہ میں یہ سمجھا رہا ہوں۔ اُنہوں نے یہ رپورٹ بھی دینی ہے اور اُنہوں نے فجر کے وقت جانا ہے اور پوری رپورٹ دینی ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ اور بشر الحافیؒ کا واقعہ

حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے زمانے میں ایک بہت بڑے ولی اللہ، عارف، عاشق اور اللہ کے دوست تھے۔ ہمارے بھی دوست ہوتے ہیں۔ آپ کی بھی دوست ہوتی ہیں۔ مگر کچھ ایسے لوگ ہیں جن کا دوست اللہ ہوتا ہے۔

اور پھر اللہ سے پوچھتے ہیں کہ باری تعالیٰ تیرے بھی کوئی دوست ہیں؟ وہ کہتا ہے ہاں، میرے بھی دوست ہیں۔ ہم نے سنا ہے تیرے صرف بندے ہوتے ہیں۔ وہ کہتا ہے نہیں بندوں میں سے کچھ دوست بھی ہوتے ہیں۔ کیسے؟ اللہ پاک نے قرآن مجید میں فرمایا: اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا. (البقرة، ۲:۲۵۷) ''اللہ ایمان والوں کا دوست ہے''۔

دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرمایا:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَo (یونس، ۱۰ : ۶۲)

''خبردار! بے شک اللہ کے دوستوں پر نہ کوئی خوف ہے اور نہ وہ رنجیدہ و غمگین ہوں گے''۔

معلوم ہوا کہ کچھ بندے اللہ کے دوست ہوتے ہیں اور کچھ بندوں کا اللہ دوست ہوتا ہے۔ لہذا اُدھر بھی دوستی کا رشتہ ہے۔

اللہ کی باتیں سننے بشر الحافیؒ کے پاس جاتا ہوں

امام احمد بن حنبلؒ کے دور میں شہرِ بغداد میں اللہ کا ایک بڑا پیارا دوست تھا۔ اُن کا نام بشر الحافیؒ تھا، وہ اللہ کے عشق میں ننگے پاؤں پھرتا تھا۔ امام احمد بن حنبلؒ اُن کی مجلس میں جا کے بیٹھتے تھے اور ان کی باتیں سنتے تھے۔ امام احمد بن حنبلؒ کو اُن کے شاگردوں، علماء، فقہاء اور بڑے بڑے لوگوں نے کہا کہ ساری دنیا آپ کے پاس آتی ہے اور آپ جا کر بشر الحافیؒ ننگے پاؤں پھرنے والے فقیر کے پاس جا کے بیٹھتے ہیں۔ آپ کیوں جاتے ہیں؟ تو امام احمد بن حنبلؒ نے بتایا۔ ساری دنیا میرے پاس اس لیے آتی ہے کہ وہ مجھ سے شریعت کی باتیں سنتے ہیں اور میں اُن کے پاس اللہ کی باتیں سننے جاتا ہوں۔

اعتکاف میں بھی آپ اسی لئے آئی ہیں کہ کسی بندے سے اللہ تعالیٰ کی باتیں سنیں تاکہ اس کی باتیں سن سن کر ہمیں بھی کچھ اُس سے پیار ہو جائے۔ کیونکہ جس کی بات کثرت سے کرتے رہو کہ وہ اتنا خوبصورت ہے، اِتنا حسین و جمیل ہے، اِتنا اچھا ہے، اِتنا خلیق ہے، اِتنا سخی ہے، اِتنے اُس کے اچھے انداز ہیں۔ (جیسے ہر روز میرے خطاب میں تعریف سن رہی ہیں)۔ اس طرح ہر روز اس کی تعریف سن کے اور باتیں سن سن کے مانوس ہو جاتے ہیں۔ یعنی پہلے آپ کو اجنبیت ہوتی ہے پھر آہستہ آہستہ اُنس پیدا ہوتا ہے، پھر پیار ہوتا ہے، محبت ہوتی ہے۔ جانور بھی اِسی طرح مانوس ہوتے ہیں۔ پہلے بھاگتے ہیں۔ پھر آپ اُس پہ ہاتھ پھیرتے ہیں آہستہ آہستہ، اُن کو کھانا دیتے ہیں۔ پھر وہ قریب آتے ہیں۔ پرندے بھی اِسی طرح کرتے ہیں۔ یہ فطرت ہے ۔ کبوتر، چڑیا جس کو لے لو۔ پہلے وہ آپ سے بھاگتے ہیں پھر آپ اُن کو دانہ ڈالیں گے، اُن کو کھانا دیں گے، جو اُن کو پسند ہے، پہلے مانوس کریں گے پھر وہ آپ کے پاس آنے لگیں گے۔

چھوٹے بچوں کو مانوس کرنے کا طریقہ

یہ چھوٹے بچے بھی ایسے ہوتے ہیں۔ یہ میری بیٹی ہے مروہ باجی تو جب میں آتا ہوں تو میری گود میں نہیں آئے گی۔

پھر اِس کو گود میں بٹھانے کے لیے میں ٹافی دکھاتا ہوں۔ چاکلیٹ دکھاتا ہوں۔تو فضہ باجی مجھے چاکلیٹ لا کے پیچھے سے دے دیتی ہیں۔ جب اس کو چاکلیٹ دکھاتا ہوں تو پھر دوڑ کے آتی ہے کہ میں نے آپ کی گود میں بیٹھنا ہے اور گود میں بیٹھ کے تو پھر میری کرسی چیک کرتی ہے کہ اور چاکلیٹ بھی ہے؟ جب پتہ چل جائے کہ اور چاکلیٹ کوئی نہیں تو پھر بھاگ جاتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ کسی کو بلانے کا کوئی بہانہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کی فطرت ہے۔ بچوں کی، جانوروں کی، پرندوں کی، ہر ایک کی فطرت ہے۔ بلانا ایک سبب ہوتا ہے۔ آپ کو بلایا اور آپ آئے۔ ایک سبب سے کہ آؤ آپ کو اللہ کی اور اللہ والوں کی کچھ باتیں بتاتے ہیں۔ جو ہر رات آپ بیٹھ کر سنتے ہیں، اللہ والوں کی باتیں بتاتے ہیں۔تو یہ سننے آئے تھے تا کہ سن سن کے مولا تجھ سے پیار ہو جائے۔

صبر اور شکر میں سے کس کا درجہ اونچا ہے

لوگ اولیاء اور عرفاء سے پوچھا کرتے تھے کہ شکر کا درجہ اونچا ہے یا صبر کا۔ تو اولیاء کہتے تھے صبر کا درجہ اونچا ہے شکر سے، وہ اُن سے پوچھتے کیوں؟ صبر کا درجہ شکر سے کیوں اونچا ہے۔ یہ بات بڑی پیاری ہے۔ اِس کو اپنے من میں اتار لیں۔ صبر کا درجہ شکر سے اونچا کیوں ہے؟ اولیاء، عرفاء اور عشاق کہتے اس لیے کہ شکر والے اللہ کی نعمتوں میں مشغول رہتے ہیں۔ اللہ آرام دیتا ہے، صحت دیتا ہے، تندرستی دیتا ہے، مال دیتا ہے، سکھ دیتا ہے نعمتیں دیتا ہے۔ شکر والے نعمتوں میں مشغول رہتے ہیں اور صبر والے اللہ کے ساتھ مشغول رہتے ہیں۔ اُن کے پاس اُنہیں نعمتیں آرام تو ملتا نہیں۔ وہ محبوب کے ساتھ مصروف رہتے ہیں۔ اس لیے عاشق لوگ شکر نہیں صبر مانگتے ہیں۔

شکر کرنے سے نعمت میں اضافہ ہو جاتا ہے

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ. (ابراھیم، ۱۴ :۷) ''اگر تم شکر کرو گے تو میں اپنی نعمتیں اور بڑھا دوں گا''۔

قرآن مجید کی مذکورہ آیت کے مطابق اللہ کا شکر ادا کرنے سے اس کی نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے یعنی وہ فرما رہا ہے کہ اگر شکر کرو گے تو صحت اور دے دوں گا، مال اور دے دوں گا، عزت اور دے دوں گا، درجے اور دے دوں گا، جنت اور دے دوں گا، رتبے اور دے دوں گا، اولاد اور دے دوں گا، خوشیاں اور راحتیں اور دے دوں گا، نعمتیں بڑھا دوں گا۔ عاشق لوگ کہتے ہیں۔ مولا ہم تیری نعمتوں کے لیے نہیں آئے بلکہ تیرے لیے آئے ہیں۔ تو ہمیں نعمتوں میں مشغول نہ کر ہمیں اپنے ساتھ مشغول فرما۔

صبر اللہ سے عشق والوں کیلئے ہے

آپ کو بات سمجھ آ گئی ہوگی کہ اگر یہ انتظامات عالی شان ہو جائیں اور کسی کو تکلیف نہ ہو، تو آپ شکر والی بن جائیں گی اور اگر ایسا ہو کہ کبھی کوئی چیز بہتر ہوئی، کبھی کوئی کمی ہوئی، کبھی تکلیف ہوئی، کبھی آرام ہوا اور ایسا معاملہ چلا تو آپ شکر والی نہیں بلکہ صبر والی ہونگی۔ تو آپ کیا چاہتی ہیں دس دن صبر میں گزریں کہ شکر میں؟ شکر نعمتوں والوں کے لیے ہے اور صبر اللہ سے عشق والوں کے لیے ہے۔ اللہ پاک آپ کو برکت دے۔

رفاقت کو بڑھائیں

ایک چیز اور important ہے اور وہ مشن کے حوالے سے ہے کہ اس تحریک کی فکر اور اس کی رفاقت کو بڑھانا ہے۔ اِن دو چیزوں پر concentrate کریں۔ یہ جو تکلیفیں ہوتیں ہیں اُس کا بھی ایک سبب ہے کہ ہم جو کام کرتے ہیں اُس کام کی اصل فکر کو نہیں سمجھ رہے ہوتے بس ہم اُس میں رسمی طور پر شامل ہو جاتے ہیں۔ اگر فکر سمجھ میں آ جائے تو وہ تکلیف بھلا دے گا۔ میں نے آپ کو فکر دیا ہے کہ مشن کی فکر کو سمجھیں کہ مشن کی Thought کیا ہے؟ مشن کی ideology کیا ہے؟ اِس مشن کا امتیاز،

خصوصیت کیا ہے۔ اِس مشن میں ہم کیوں ہیں؟ اِس کو مختلف angle کے ساتھ پڑھیں اور پڑھائیں۔ کیا چیز ہے جو یہاں ملتی ہے اور جگہ میسر نہیں ہے۔ کون کون سی چیزیں ہیں جو یہاں اللہ نے ہمیں عطا کی ہیں جبکہ کہیں اور دنیا میں چلے جائیں تو وہاں وہ میسر نہیں۔ مشن کا مقصد کیا ہے؟ ہم مشن سے کیا لے رہے ہیں اور کیا سوسائٹی کو دینا چاہتے ہیں؟ جب مشن کو پڑھیں گی اور خطابات کے ذریعے مشن کو سنیں گی اور اسے سمجھیں گی اور پھر آگے پہنچانے سے مشن کی فکر خود پختہ ہوگی۔

اپنی حیثیت کے مطابق دعوت دیں

انسانی معاشرے کی فطرت یہ ہے کہ پانچ ہزار روپے والے شخص کی بات پانچ لاکھ روپے مہینہ کمانے والا شخص نہیں سنتا اور پانچ لاکھ کمانے والا ہو اُس کی بات پانچ ہزار کمانے والا نہیں سنتا۔ یہ complexes ہیں۔ آپ اپنی جیسی بہنیں تلاش کریں، اپنی گلی میں، اپنے محلے میں، اپنے شہر میں، رشتے داروں میں، میں آپ کو پابند کر رہا ہوں اوپر نہیں جانا، اپنی جیسی بہنوں کو target کر کے، اپنے ہی جیسی ایک بہن کو مہینے میں ایک رفیقہ بنا دیں۔ individually ذمہ داری ہے۔ آپ خود رفیقہ نہیں ہیں تو بنیں اور پھر کوشش کریں کہ آپ ہی جیسی ایک بہن اور ایک بیٹی اُس کی سہیلی، اُس کی کوئی friend، اُس کو کیسٹ دیں، خطابات سنائیں، کتابیں دیں، زبانی بات کریں۔ مہینے میں تیس دن ہیں ایک رفیقہ اور بنا دیں۔ اگر ایک مہینہ کوشش کر کے نہ بنا سکیں تو دوسرا مہینہ لگا لیں اور individually اپنی progress اپنی یوسی کی تنظیم کو یا شہری تنظیم کو لکھوائیں۔ اُن کے فارم پر آپ کے دستخط ہوں کہ آپ نے بنائی ہے اور وہ ریکارڈ سارا تنظیمی چینل سے مرکز پہ آئے۔ آپ کا نام درج ہو، یہ آپ کے نامہ اعمال میں لکھا جائے اور ذہن میں یہ رکھیں کہ جو نعمت اللہ نے مجھے دی ہے اِس نعمت میں، میں ایک اور بہن کو شریک کرتی ہوں تو مشن کی جو سمجھ بوجھ، فہم آپ کے اندر پیدا ہوا ہے اُس سمجھ بوجھ کو منتقل کریں۔ اگر وہ آپ جیسی ہوگی یا دو درجے کم ہوگی وہ آپ کی بات سمجھ لے گی اور آپ سے زیادہ پڑھی لکھی یا زیادہ طاقتور، مالدار گھرانے سے ہوگی تو وہ آپ کی بات کو توجہ نہیں دے گی۔ اس پر آپ وقت ہی ضائع نہ کریں، ہر کوئی اپنی مالی اور تعلیمی حیثیت کے مطابق اپنا target بنائے تو آپ دیکھیں کہ ہر وقت بات کرتے کرتے مشن کی فکر آپ کے اندر بھی پختہ ہو جائے گی۔

رفاقت کا معنی و مفہوم

رفاقت کا معنی بھی سمجھ لیں۔ اِس کے بہت سارے پہلو ہیں۔ صرف ایک نکتہ بتا دیتا ہوں۔ اللہ رب العزت نے قرآن مجید کی سورۃ نساء میں ارشاد فرمایا:

وَمَنْ يُّطِعِ اللهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ ۚ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا۝ (النساء، ۴: ۶۹)

”اور جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے تو یہی لوگ (روزِ قیامت) ان (ہستیوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے (خاص) انعام فرمایا ہے جو کہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں اور یہ بہت اچھے ساتھی ہیں“۔

یہ بات سمجھ لیں کہ جہاں تک انبیاء کا تعلق ہے تو اب قیامت تک آقا ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہیں آئے گا۔ نبوت و رسالت کا تو دروازہ بند ہو گیا۔ صدیقین آتے رہے گے۔ کیونکہ انبیاء کے بعد اولیاء کے تین طبقات ہیں۔ سب سے اونچا طبقہ صدیقین ہیں۔ جو تصدیق کرتے ہیں اور اللہ کے دین کی سچائی دلوں میں ثبت کرتے ہیں اور اپنے عمل سے اللہ کے دین کی سچائی کی گواہی دیتے ہیں۔ دوسرے شہداء ہونگے۔ وہ جو اللہ پر، اللہ کے دین پر، حضور ﷺ کی سنت پر، اُس پر اپنی زندگی سے، اپنے عمل

سے، اپنی دعوت سے، اپنے کردار سے، اپنی جدوجہد سے حق کی گواہی مہیا کرتے ہیں۔ تیسرے صالحین ہیں جو نیک، صالح اور پاک باز لوگ ہیں۔

آیت کے آخر میں فرمایا: وَحَسُنَ أُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا○ (النساء، ۴: ۶۹) ’’یہ کتنے اچھے رفیق ہیں‘‘۔

یعنی اللہ پاک نے فرمایا کہ جو اِن کے رفیق بن جائیں، جو اِن کی سنگت میں اپنے آپ کو جوڑ لیں۔ اِن کی کاوشوں کا حصہ بن جائیں۔ اِن کی پوری struggle، محنت، صبح وشام کاوش کا part and parcel بن جائیں، ان کے ساتھ جڑ جائیں تو وہ بڑے پیارے رفیق ہیں۔ جہاں یہ جائیں گے وہ رفقاء اُسی جگہ جائیں گے۔

جو جس کے ساتھ محبت کرے گا قیامت کے دن اُسی کے ساتھ ہوگا

بخاری شریف اور مسلم شریف کی متفق علیہ حدیث ہے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ! کئی ایسے لوگ بھی ہیں کہ ہم اُن جیسے عمل نہیں کرسکتے۔ یعنی اللہ کے ایسے محبوب، مقرب بندے ہیں جن کے عمل بڑے اُونچے ہونگے، اُن کے درجے اور مقامات بڑے اُونچے ہونگے۔ ہم اُن جیسے عمل نہیں کرسکتے، اُن جیسا تقویٰ ہمارے پاس نہیں ہوگا، اُن جیسی ریاضت ہمارے پاس نہیں ہوگی، اُن جیسا صدق واخلاص ہمارے پاس نہیں ہوگا، اُن جیسے اخلاق ہمارے نہیں ہونگے۔ ہماری کمیاں ہیں جبکہ اُن کے اونچے اعمال اور درجات ہیں۔ تو کیا ہم اُن کے ساتھ مل سکتے ہیں جبکہ ہمارے اور ان کے اعمال میں بڑا فرق ہے؟ آقا ﷺ نے فرمایا:

الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ.

(أخرجه الترمذی فی السنن، باب ما جاء أن المرء مع من أحب، ۴: ۵۹۵، الرقم: ۲۳۸۵)

’’(روزِ قیامت) ہر شخص اُس کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہے، اور اُس کا عمل اُس کے ساتھ ہوگا‘‘۔

یعنی وہ جس کے عمل اُونچے ہیں اُس کے ساتھ، جس کے عمل نیچے ہیں محبت کرے گا اور اُن کی سنگت میں، محبت میں جڑ جائے گا۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے کہ اُن سنگت رکھنے والوں کو اُن کے ساتھ جنت میں لے جائے گا۔

وَلَهُ مَا اكْتَسَبَ. اور جو عمل ہیں۔ عمل اُن کے ساتھ رہیں گے۔ اللہ پاک اُن کی سنگت، رفاقت اور محبت کی وجہ سے اُن کے اعمال کی کمی کو پورا کرکے اُن کی جگہوں پر پہنچا دے گا۔

آیت کا شانِ نزول

میں نے جو قرآن مجید کی آیت تلاوت کی۔ جس میں ارشاد فرمایا گیا کہ اچھے رفیق ہیں۔ وہ آیت کب نازل ہوئی اس کا شانِ نزول بھی سن لیں۔

نَزَلَتْ فِي ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَكَانَ شَدِيْدَ الْحُبِّ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، قَلِيْلَ الصَّبْرِ عَنْهُ، فَأَتَاهُ ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ تَغَيَّرَ لَوْنُهُ، يُعْرَفُ الْحُزْنُ فِي وَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا غَيَّرَ لَوْنَكَ؟ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا بِي مَرَضٌ وَلَا وَجَعٌ غَيْرَ أَنِّي إِنْ لَمْ أَرَكَ اسْتَوْحَشْتُ وَحْشَةً شَدِيْدَةً حَتّٰى أَلْقَاكَ، ثُمَّ ذَكَرْتُ الْآخِرَةَ فَأَخَافُ أَنْ لَا أَرَاكَ لِأَنَّكَ تُرْفَعُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ، وَإِنِّي إِنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ كُنْتُ فِي مَنْزِلَةٍ أَدْنٰى مِنْ مَنْزِلَتِكَ، وَإِنْ لَمْ أَدْخُلِ الْجَنَّةَ لَا أَرَاكَ أَبَدًا، فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ.

(أخرجه البغوي في معالم التنزيل، ۱: ۴۵۰، والقرطبي في جامع لأحكام القرآن، ۵: ۲۷۱)

ایک صحابی تھے وہ گھر میں روتے رہتے تھے۔ آقا ﷺ تک خبر پہنچی، بلوا بھیجا، وہ آئے رونے لگے۔ آقا ﷺ نے فرمایا: کیوں رو رہے ہو؟ اُس نے کہا۔ یارسول اللہ! میں بھی اور میرے جیسے کئی اور بھی ہم یہ سوچ سوچ کر روتے ہیں کہ آج تو آپ ہمارے ساتھ ہیں۔ ہم جب اداس ہوتے ہیں۔ گھر سے نکلتے ہیں۔ مسجد نبوی میں آتے ہیں۔ آپ کا چہرہ دیکھ لیتے ہیں تو اداسی دور

ہو جاتی ہے۔ جب اداسی ہوتی ہے آپ کو آکر مل جاتے ہیں۔ جب جی چاہتا ہے آپ کی مجلس میں بیٹھ جاتے ہیں۔آپ کی باتیں سن لیتے ہیں۔ یا رسول اللہ ! روتا اِس لیے ہوں میرے ساتھ اور بھی کئی بیٹھ کے روتے ہیں کہ جب آپ دنیا میں نہیں ہوں گے اور ہم بھی نہیں رہیں گے تو آپ تو اللہ کے نبی ہیں، خاتم الرسل ہیں، اُس کے محبوب ہیں آپ کو تو اللہ پاک آپ کے درجے پر پہنچا دے گا۔ آپ تو جنت میں وہاں رہتے ہونگے جہاں کوئی بھی نہیں رہے گا۔ آپ کی منزل تو اونچی ہو گی۔ پھر اُس کے بعد اور انبیاء کی منزلیں ہونگی۔ پھر اُس کے بعد اور صدیقین اور اولیاء کی منزلیں ہونگی۔ پھر شہداء و صالحین کی منزلیں ہونگی۔ ہر کوئی اپنی اپنی منزل کے مطابق ٹھہرا ہو گا جنت میں خدا جانے ہم کس جگہ پہ جا کے ٹھہریں گے تو جب وہاں ہم اداس ہونگے، آپ سے ملنا چاہیں گے تو آقا ﷺ کون جانے دے گا ہمیں آپ کے پاس ملنے؟ یہاں تو مل لیتے ہیں کوئی روکتا نہیں تو وہاں تو فرشتے روک دیں گے کہ نہیں اُس جگہ آپ نہیں جاسکتے۔ ہم وہاں کیا کریں گے اور کیسے پہنچیں گے؟ یہ سوچ کر روتے ہیں۔ آقا ﷺ نے بات سن لی۔ تھوڑی دیر بعد جبریل امینؑ وحی لے کر آ گئے اور اللہ کا پیغام پہنچایا کہ میرے محبوب اِن کو یہ آیت بتا دو کہ جنت میں درجے ہونگے پہلے درجے میں انبیاء ہونگے، اُن کے نیچے صدیقین اولیاء ہونگے، اُن کے نیچے شہداء اولیاء ہونگے، اُن کے نیچے صالحین اولیاء ہونگے۔ چونکہ اِن سب کی سنگت و محبت آقا ﷺ سے ہوگی اور ہر ایک کا رابطہ اوپر والوں سے ہوگا، اُن کا رابطہ اُس سے اوپر والوں سے ہوگا۔ ان کا رابطہ اُن سے اونچے درجے والوں سے ہوگا۔ لہذا تم بھی اگر محبت اور اطاعت اور اتباع میں اِن کی رفاقت میں آجاؤ، اِن سے جڑ جاؤ، اِن کی سنگت میں آجاؤ، تو تمہارے اعمال کم درجے کے ہی سہی مگر محبت اور رفاقت کی وجہ سے اللہ ہر ایک سے ملنے دے گا۔ جنت میں تم ہر ایک کے پاس جاسکو گے۔

سنگت اور رفاقت کے درجات۔ حدیث کی روشنی میں

ایک حدیث پاک کے مطابق اِس دنیا میں جو ایک دوسرے کے رفیق ہونگے۔ ساتھی اور سنگتی ہونگے، ایک دوسرے کی صحبت اور رفاقت رکھنے والے ہونگے، جنت میں ہر کوئی اپنے اپنے مرتبے کے مطابق جگہوں پر رہے گا۔ بعض جگہیں ایسی ہونگی کہ چھوٹے درجے والے اوپر والے درجوں پر نہیں جاسکیں گے۔ مگر اوپر کے درجوں پر رہنے والوں کو اجازت ہوگی کہ دنیا میں جو اُن کے رفقاء تھے، دوست تھے، احباب تھے، سنگتی تھی، جو اِس کے ساتھ پیار کرتے تھے، اُنہیں اجازات ہوگی کہ وہ بھلے سو درجہ نیچے بھی جنت میں رہتے ہونگے وہ ہر جگہ جاسکیں گے۔ تو کہیں آپ اوپر جاسکیں گے، کہیں وہ نیچے آسکیں گے۔ لیکن رفاقت کی وجہ سے اللہ جنت میں جوڑ دے گا۔

اللہ کا دیدار کسی کسی کو نصیب ہوگا

اور پھر حدیث پاک میں یہ بھی ہے کہ کئی بندے جنت میں ایسے جائیں گے، جن کے درجے اور اعمال اِتنے اونچے نہیں ہونگے کہ وہ اللہ کی زیارت کر سکیں۔ حور عین ہونگی، قصور ہونگے، باغات ہونگے، چشمے ہونگے، نہریں ہونگی، محلات ہونگے۔ یہاں تک تو نعمتیں ہونگی۔ مگر درجے اِتنے اونچے نہیں ہونگے کہ اللہ کا دیدار بھی کر سکیں۔ وہ دیدار کسی کسی کو نصیب ہوگا۔ ہر ایک کو نہیں۔ مگر اِن لوگوں کی رفاقت، سنگت، دوستی اور تعلق بڑا پختہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوگا جو اللہ کے دیدار کے حق دار ہونگے۔ یعنی یہ خود اللہ کے دیدار کے قابل نہیں ہونگے، جنت میں پہنچ جائیں گے مگر اِن کا تعلق اُن لوگوں کے ساتھ ہو گا جن کو اللہ اپنا دیدار کرائے گا۔ حدیث پاک میں ہے پھر وہ لوگ کیا کریں گے جن کو اللہ دیدار کرائے گا؟ وہ چل کے خود اپنے اُن رفقاء اور اپنے اُن ساتھیوں کے پاس آجائیں گے جن کے حصے میں دیدار الٰہی نہیں ہے وہ آ کے اُن کی مجلس میں بیٹھیں گے اور پورا اجتماع بنائیں گے اور اُن کے ساتھ جڑ کے بیٹھیں گے کہ اللہ نے دیدار کروانا ہے، اللہ تعالیٰ جب ان کی خاطر اپنا جلوہ کرائے گا تو ان کو فرمائے گا کہ چونکہ یہ تمہارے رفقاء ہیں، ساتھی

ہیں، اہل مجلس ہیں انہیں کہو کہ تمہاری وجہ سے وہ بھی میرا دیدار کرلیں۔ لہذا سارے ہی دیدار کرلیں گے۔

اولیاء اپنے ساتھیوں کو جنت میں لے کر جائیں گے

بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث ہے کہ جب اللہ تعالیٰ فرشتوں کے ذریعے اپنے مقرب اور نیک بندوں اور اولیاء کو فرمائے گا کہ جنت میں تشریف لے جائیں۔ جنت کے دروازے کھلے ہیں۔ آپ کا انتظار ہو رہا ہے تو وہ کہیں گے ہم نہیں جاتے، وہ فرشتے عرض کریں گے۔ باری تعالیٰ یہ تو کہتے ہیں کہ ہم نہیں جاتے۔ باری تعالیٰ اُن سے پوچھیں گے کہ تم جنت میں کیوں نہیں جا رہے؟ جب تمہارے لئے جنت کا فیصلہ ہو گیا ہے۔ وہ کہیں گے کہ باری تعالیٰ اِس لیے نہیں جاتے کہ ہمیں کچھ لوگ نظر آ رہے ہیں جو ہماری سنگت اور رفاقت میں رہتے تھے۔ ہمارے ساتھ مل کر اعتکاف بھی کرتے تھے، حج بھی کرتے تھے۔ انہوں نے ہمارے ساتھ مل کر کچھ نمازیں بھی پڑھیں ہیں، کبھی روزے بھی ہمارے ساتھ مل کے رکھے ہیں۔ کچھ عبادات ہمارے ساتھ مل کے کیں ہیں، حلقات اور مجالس میں ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے۔ وہ دوزخ بھیج دیئے گے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اب کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے ہم نے اُن کو ساتھ جنت میں لے کے جانا ہے کیونکہ یہ دنیا میں ہمارے رفیق تھے۔ اللہ پاک فرمائے گا آپ اُنہیں پہنچانتے ہیں؟ وہ کہیں گے جی ہاں پہنچانتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جاؤ جن جن کو پہنچانتے ہو نکال کے جنت میں لے جاؤ۔ پہلے فیصلے منسوخ ہو جائیں گے اور یہ لوگ اپنے ساتھیوں کو، سنگت والوں کو، سب کو نکال کے جنت میں لے جائیں گے۔

حضرت ابو سعید خدری ﷛ سے ایک طویل حدیثِ مبارکہ مروی ہے جس میں حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَمَا أَنْتُمْ بِأَشَدَّ لِي مُنَاشَدَةً فِي الْحَقِّ، قَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِ يَوْمَئِذٍ لِلْجَبَّارِ، وَإِذَا رَأَوْا أَنَّهُمْ قَدْ نَجَوْا، فِي إِخْوَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا إِخْوَانُنَا، كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا، وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا، وَيَعْمَلُوْنَ مَعَنَا، فَيَقُوْلُ اللهُ تَعَالَى: اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ دِيْنَارٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ، وَيُحَرِّمُ اللهُ صُوَرَهُمْ عَلَى النَّارِ، فَيَأْتُوْنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ قَدْ غَابَ فِي النَّارِ إِلَى قَدَمِهِ وَإِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا، فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا، ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ، فَيَقُوْلُ: اذْهَبُوْا فَمَنْ وَجَدْتُمْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِنْ إِيْمَانٍ فَأَخْرِجُوْهُ، فَيُخْرِجُوْنَ مَنْ عَرَفُوْا. قَالَ أَبُوْ سَعِيْدٍ: فَإِنْ لَمْ تُصَدِّقُوْنِي فَاقْرَءُوْا: ﴿إِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ وَإِنْ تَكُ حَسَنَةً يُضٰعِفْهَا﴾ [النساء، ٤/ ٤٠]. فَيَشْفَعُ النَّبِيُّوْنَ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ.

(أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التوحيد، باب قول الله تعالى: وجوه يومئذ ناضرة إلى ربها ناظرة، ٦/٢٧٠٧، الرقم/٧٠٠١، وأحمد بن حنبل في المسند، ٣/١٦، الرقم/١١١٤٣، وابن حبان في الصحيح، ١٦/٣٧٩، الرقم/٧٣٧٧۔)

’’تم مجھ سے حق کا مطالبہ کرنے میں جو تمہارے لیے واضح ہو چکا ہے آج اس قدر سخت نہیں ہو جس قدر شدت کے ساتھ مومن اس روز اللہ تعالیٰ سے مطالبہ کریں گے جس وقت وہ دیکھیں گے کہ وہ نجات پا گئے ہیں۔ اپنے بھائیوں کے حق میں مطالبہ کرتے ہوئے وہ عرض کریں گے: اے ہمارے رب! (یہ) ہمارے بھائی (جن کو تو نے دوزخ میں ڈال دیا ہے دنیا میں وہ ہماری سنگت اختیار کیے ہوئے تھے یہ) ہمارے ساتھ نمازیں پڑھتے تھے، ہمارے ساتھ روزے رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ (نیک) عمل کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جاؤ، جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان پاؤ اُسے (دوزخ سے) نکال لو۔ اللہ تعالیٰ اُن کی صورتوں کو آگ پر حرام کر دے گا (تا کہ پہچان ہو سکے)۔ پس وہ اُن کے پاس آئیں گے جبکہ بعض قدموں تک اور بعض پنڈلیوں تک آگ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے چنانچہ وہ جن جن کو پہچانیں گے، اُنہیں نکال لیں گے۔ پھر واپس لوٹیں گے تو

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان پاؤ اُسے بھی نکال لو، لہٰذا وہ جسے پہچانیں گے نکال لیں گے۔ پھر وہ واپس لوٹیں گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا: جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان پاؤ اُسے بھی نکال لو، چنانچہ وہ جسے پہچانیں گے جہنم سے نکال لیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری ﷜ فرماتے ہیں: جسے یقین نہ آتا ہو وہ یہ آیت پڑھ لے: ﴿اِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ ۚ وَاِنْ تَكُ حَسَنَةً يُّضٰعِفْهَا﴾ 'بے شک اللہ ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا، اوراگر کوئی نیکی ہو تو اسے دوگنا کر دیتا ہے' (تو صحبتِ صالحین بھی عظیم نیکی ہے)۔ پس انبیاء، فرشتے اور مؤمنین شفاعت کریں گے''۔

وہ جنت میں زنجیر بنا کے جائیں گے

آقا ﷺ نے یہ بھی فرمایا: جب وہ جنت میں جائیں گے تو زنجیر کی طرح ایک دوسرے کے ہاتھ پکڑ لیں گے۔ جیسے زنجیر جکڑا ہوا ہوتا ہے، ہاتھوں سے ہاتھ پکڑ کے کھڑے ہوں گے۔ (آپ کھڑی ہوتی ہیں نہ جیسے بعض اوقات ہاتھ پکڑ کر) یہ بخاری شریف میں ہے۔ زنجیر بنالیں گے اور وہ کھڑے رہیں گے جنت کے دروازے پر جن کے یہ ساتھی ہیں۔ حدیث میں ستر ہزار کا بھی ذکر آیا ہے۔ حدیث میں تین لاکھ کا بھی ذکر آیا ہے، حدیث میں سات لاکھ کا بھی ذکر آیا ہے اور بے حساب کا بھی ذکر آیا ہے۔ وہ کھڑے رہیں گے۔

آقا ﷺ نے فرمایا: کہ وہ جو پہلا شخص جس کے وہ سارے ساتھی تھے وہ جنت میں نہیں جائے گا جب تک اُس کی ساری قطار اُس کے ہوتے ہوئے جنت میں داخل نہ ہوجائے اور آخر پر خود جنت میں جائے گا۔

حضرت سہل بن سعد ﷜ سے روایت ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُوْنَ أَلْفًا أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ، شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا، مُتَمَاسِكِيْنَ آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ، حَتّٰى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الْجَنَّةَ، وَوُجُوْهُهُمْ عَلٰى ضَوْءِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ.

(أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الرقاق، باب يدخل الجنة سبعون ألفا بغير حساب، ٥/٢٣٩٦، الرقم/٦١٧٧، وأيضاً في كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة وأنها مخلوقة، ٣/١١٨٦،الرقم/٣٠٧٥، وأيضاً في كتاب الرقاق، باب صفة الجنة والنار، ٥/٢٣٩٩، الرقم/٦١٨٧، ومسلم في الصحيح، كتاب الإيمان، باب الدليل على دخول طوائف من المسلمين الجنة بغير حساب ولا عذاب، ١/١٩٨، الرقم/٢١٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ٥/٣٣٥، الرقم/٢٢٨٩٠، وذكره ابن كثير في تفسير القرآن العظيم، ١/٣٩٤۔)

''میری اُمت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد (بغیر حساب و کتاب کے) جنت میں داخل ہوں گے (راوی کو دونوں میں سے ایک کا شک ہے)۔ اِس حال میں کہ وہ ایک دوسرے کو (نسبت کی وجہ سے باہم) تھامے ہوئے ہوں گے یہاں تک کہ ان کا پہلا (قیادت کرنے والا) اور آخری شخص جنت میں داخل ہوجائے گا۔ ان کے چہرے چودہویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے''۔

اب آپ سمجھے ہیں رفاقت کی اہمیت اور اِس مشن کے اندر اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کی نوکری کرنے کی اہمیت کیا ہے؟ اِس پر محنت کریں۔ اللہ سب کو جنت میں اِسی طرح اکٹھا رکھے، جیسے اللہ تعالیٰ نے یہاں آپ کو اکٹھا رکھا ہے۔

☆☆☆☆☆

جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ کے حصول کیلئے

16 اگست 2017 شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کا دھرنا

"حصول انصاف کی جدوجہد میں میری بیٹیاں خود کو تنہا نہ سمجھیں"

قائد انقلاب کا مال روڈ استنبول چوک دھرنے سے خطاب

خصوصی رپورٹ: آمنہ بتول

16 اگست 2017 کے دن شہدائے ماڈل ٹاؤن کی فیملیز نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کے انصاف کے حوالے سے مال روڈ استنبول چوک پر دھرنا دیا اور 3 سال کے بعد بھی انصاف نہ ملنے اور جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ پبلک نہ ہونے پر احتجاج کیا۔ شرکائے احتجاج کا مطالبہ تھا کہ جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ کو پبلک کرنے کے حوالے سے لاہور ہائیکورٹ میں دائر رٹ کی سماعت کیلئے غیر جانبدار بنچ بنا کر سماعت کا آغاز کیا جائے اور بلا تاخیر فیصلہ سنایا جائے۔ شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کی طرف سے اکتوبر 2014 میں جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ کے حصول کیلئے رٹ دائر کی گئی تھی جس پر تا حال کوئی فیصلہ نہیں آیا۔ جسٹس باقر نجفی کمیشن سانحہ ماڈل ٹاؤن کی تحقیقات کے حوالے سے واحد غیر جانبدار عدالتی انکوائری رپورٹ ہے جسے بوجوہ شہباز حکومت پبلک کرنے سے انکاری ہے۔ شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کا موقف ہے کہ مذکورہ عدالتی انکوائری رپورٹ کے استغاثہ کیس کا حصہ بننے سے انصاف کی فراہمی میں مدد ملے گی۔ 16 اگست کے دن ہزاروں خواتین اور بچوں نے احتجاج کر کے ایک نئی تاریخ رقم کی۔ غیر جانبدار صحافتی اداروں کا کہنا تھا کہ پاکستان کی تاریخ میں آج تک اتنی بڑی تعداد میں خواتین باہر نہیں نکلیں۔ اس احتجاج میں دیگر سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور اراکین اسمبلی نے بھی شرکت کی۔ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے شرکائے احتجاج سے انتہائی مدلل اور مفصل خطاب کیا۔ انہوں نے سانحہ ماڈل ٹاؤن کیس کے قانونی پہلوؤں اور عوامی تحریک کی حصول انصاف کی جدوجہد پر روشنی ڈالی۔ قائد انقلاب کا کہنا تھا کہ انصاف کیلئے مال روڈ پر آنیوالی میری بیٹیاں خود کو تنہا نہ سمجھیں وہ جب تک دھرنا دیں گی میں انکے ہمراہ ہونگا اور دنیا کی کوئی طاقت انصاف دلانے سے نہیں روک سکتی۔ انہوں نے کہا کہ آج کا دھرنا جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ کے حصول کیلئے ہے۔ یہ شہیدوں کی ماؤں، بہنوں کا دھرنا ہے۔ انصاف کے طلبگار کمزور نہیں یہ چاہیں تو قاتلوں کے گریبان پکڑ کر بھی انصاف لے لیں مگر ہمیں ہماری امن پسندی نے روک رکھا ہے، انہوں نے انصاف کے اداروں میں بیٹھی مقتدر شخصیات کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ شہداء کے ورثاء پوچھتے ہیں کہ ان کے پیاروں کو 17 جون کو شہید کرنے والے دندناتے ہوئے کیوں پھر رہے ہیں؟ ان کا قصور کیا تھا، کیا انہوں نے رائیونڈ محل پر حملہ کیا تھا؟ یہ پرامن کارکن صرف یہ کہتے تھے ہر بچے کو تعلیم کا حق دیا جائے، ہر ایک کے ساتھ انصاف ہو، ہر قسم کے استحصال کا خاتمہ ہو۔ ہر ایک کو اس کی اہلیت کے مطابق روزگار ملے، میں جب دس نکاتی ایجنڈے کے اعلان کے بعد پاکستان آ رہا تھا تو قاتل حکمرانوں کے اوسان خطا تھے وہ دھمکیاں دے رہے تھے کہ ڈاکٹر صاحب کو پاکستان آنے سے روکیں مگر ہم دھمکیوں سے کہاں ڈرنے والے، ہماری جدوجہد 21 کروڑ عوام کیلئے تھی، پاکستان کے ہر غریب کیلئے تھی، ہر مظلوم کیلئے تھی جو آج بھی جاری ہے، میری آمد کے خوف میں مبتلا حکمرانوں

نے بیریئر ہٹانے کی آڑ میں ماڈل ٹاؤن پر ہلہ بولا اور اسے مقبوضہ وادی میں تبدیل کر دیا، سانحہ ماڈل ٹاؤن کوتجاوزات ہٹانے کا آپریشن کہنے والے بتائیں کہ کیا کوئی ایک لاش بھی کسی بیریئر کے پاس گری، بیریئر پر اگر مزاحمت ہوتی تو وہاں کوئی زخمی بھی ہوتا، کسی بیریئر پر تو کوئی مزاحمت نہ تھی، میرے گھر کے دروازے پر کون سا بیریئر تھا جہاں تنزیلہ امجد اور شازیہ مرتضیٰ کو شہید کیا گیا، منہاج القرآن کے سیکرٹریٹ پر کون سا بیریئر تھا، مرکزی دروازے پر کون سے بیریئرز تھے، گوشہ درود میں کون سا بیریئر تھا،نیشنل مارکیٹ میں کون سے بیریئر تھے جہاں پر لاشیں گرائی تھیں، یہ بیریئر ہٹانے کا آپریشن نہیں تھا یہ خون کی ہولی کھیلنے کا منصوبہ تھا، جو میری آمد سے پہلے بنایا گیا اور جس کا اعتراف پنجاب کے وزیر قانون نے جسٹس باقر نجفی کمیشن کے روبرو اپنے بیان حلفی میں بھی کیا، ہمارا مطالبہ ہے کہ جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ کو پبلک کیا جائے اور جن کو اس رپورٹ میں ذمہ دار ٹھہرایا گیا ہے ان کے نام سامنے لائے جائیں، ہمارا یہ مطالبہ آئین کے مطابق ہے، انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ نواز شریف آج تم آئین کی بات کرتے ہوئے مگر 14 شہداء کے یتیم بچوں کو ان کے آئینی حق سے محروم کررہے ہو، آپ بے گناہ ہیں تو پھر جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ کو کیوں چھپا رکھا ہے؟ اسے استغاثہ کا حصہ کیوں نہیں بننے دے رہے، ہم انصاف چاہتے ہیں اس کیلئے ایک بنچ تشکیل دیا جائے، ہم یہ نہیں کہتے کہ بنچ ہماری مرضی کا بنے اور ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ بنچ کسی اور کی مرضی کا بنے، ایسا بنچ جس کے اندر بیٹھنے والے کسی سیاسی جماعت یا حکومتی شخصیت سے کوئی تعلق نہ رہا ہو، ہم انصاف بشکل قصاص لے کر رہیں گے، ہمارے موقف میں کوئی تبدیلی نہ آئے گی، شہداء کے ورثاء نے کروڑوں کی دولت کو پاؤں کی ٹھوکر ماری اور وہ ڈٹ کر کھڑے ہیں، انہوں نے نااہل وزیراعظم کے ووٹ کے تقدس کے دعوؤں پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کس تقدس کی بات کی جارہی ہے، نواز شریف نے 80 کی دہائی میں ایم پی ایز کی بولیاں لگائیں اور چھانگا مانگا کے جنگل کو ''آباد'' کیا، ایم پی اے کے 3 لاکھ، 6لاکھ، 12 لاکھ ریٹ مقرر تھے،مسلمان ایم پی اے کی بولی زیادہ لگائی جاتی تھی اور نان مسلم ایم پی اے کی آدھی بولی لگائی جاتی تھی وہاں بھی امتیاز برتا گیا، اگر یہ بولیاں لگانے والا میرا دعویٰ درست نہیں تو پھر آپ میں جرأت ہے تو اس کی تردید کریں۔ یقیناً آپ میں جرأت نہیں ہے، سربراہ عوامی تحریک نے کہا کہ نواز شریف نااہل ہونے کے بعد مینڈیٹ کے احترام کی بات کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے 89 میں سازش کر کے بینظیر بھٹو کو اس وقت کے صدر سے مل کر برطرف کروایا اور پھر خود وزیراعظم بنے، 90ء کی دہائی میں دوسری بار بینظیر کو برطرف کروا کر خود وزیراعظم بنے، جمہوریت کو پیسے کی غلاظت سے آلودہ کیا، نواز شریف نے اس پورے سسٹم کو کرپٹ کیا اور آج وہ اسی سسٹم کے خلاف بول رہے ہیں، انہوں نے کہا کہ پہلی بار ایک آمر نے آپ کو وزیر خزانہ بنایا پھر جنرل ضیاء الحق نے آپ کو وزیراعلیٰ نامزد کیا، آپ آمروں کی نرسری میں ہی پلے بڑھے،اب آپ کہتے ہیں کہ 70 سال سے تماشا لگا ہوا ہے اس تماشے کے بلڈر اور ڈویلپر تو آپ ہیں، یہ لوگ کہتے ہیں اشرافیہ نے ملک لوٹا، عربی اور اردو میں اشرافیہ کی جمع اشراف ہے تو تم کسے اشرافیہ کہہ رہے ہو، یہ درست ہے کہ اشرافیہ نے اس ملک کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا۔

ڈاکٹر طاہر القادری نے اپنے خطاب میں کہا کہ مجھ پر تنقید کرنے والوں کے درد کا سبب میں سمجھتا ہوں، وہ جانتے ہیں کہ نااہلی کے بعد اگلا کیس ماڈل ٹاؤن کا ہے، انہیں پھانسی کا پھندا نظر آرہا ہے، انہوں نے کہا کہ اشرافیہ نے 30 سالہ عہد اقتدار میں اپنے خاندان کو خوشحالی دی اور پوری دنیا میں کاروبار پھیلائے، انہوں نے نواز شریف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کے فرنٹ مین ہندوؤں کو بھی جانتا ہوں اور یہودیوں کو بھی، ایک ایک فرنٹ مین کو جانتا ہوں،انہوں نے نواز شریف کی طرف سے انقلاب کی باتوں پر شدید ردعمل میں کہا کہ کیا نااہل ہونے کے ایک لمحے قبل تک آپ اس نظام کو برا سمجھتے تھے؟ اور کیا اگر یہ فیصلہ آپ کے حق میں آتا تو آپ اس نظام کو برا کہتے، اب بھی آپ کا انقلاب صرف آئین سے امانت اور صداقت کی شقیں نکالنے

تک محدود ہے، انہوں نے کہا کہ جب ہم ظالم نظام کے خلاف جدوجہد کررہے تھے،کرپٹ انتخابی پریکٹسز کے خاتمے کی بات کررہے تھے تو آپ نے ہمیں گولیاں ماریں، ہمارے کارکنوں کو قید کیا، انہیں زخمی کیا، ہم نے اس ظالم نظام کے خلاف جنوری 2013 ء میں لانگ مارچ کیا، انتخابی اصلاحات کیلئے پرامن دھرنے دیے، پوری قوم کو آرٹیکل 62 اور 63 کا سبق پڑھایا اور آج آپ اقتدار سے محرومی کے بعد نیا ڈرامہ لے کر سامنے آنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ظالم نظام کے خاتمے اور سانحہ ماڈل ٹاؤن کے انصاف کی جنگ جاری رہے گی،عید کے بعد فیصل آباد، ملتان اور پنڈی میں ریلیاں ہونگی، پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ نے خواتین کے اس دھرنے میں نظم کے اشعار بھی سنائے جس میں نواز شریف کومنظوم جواب دیا گیا کہ تجھے کیوں نکالا۔ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ نے 16اگست 2017 ء کی رات اپنے خطاب کے دوسرے حصے میں شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آج آپ نے میرا سرفخر سے بلند کر دیا،عظیم اجتماع پر اپنی بیٹیوں کی جرأت پر انہیں مبارکباد دیتا ہوں، انہوں نے کہا کہ آپ جیسی بیٹیاں کم ہی مائیں پیدا کرتی ہیں، انہوں نے کہا کہ میں وقت کے فرعونوں نواز شریف اور شہباز شریف کو بتانا چاہتا ہوں آپ پیسے سے سب کچھ خرید سکتے ہیں مگر میرے کارکنوں کا ضمیر نہیں، یہاں پر دیت کے نام پر خون کے سودے ہوتے ہیں کیونکہ مظلوم جانتے ہیں کہ طاقتور قاتل انہیں انصاف نہیں لینے دینگے اور وہ دیت کے نام پر خون بیچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں لیکن یہ شہیدوں کا خون بکنے والا نہیں، انہوں نے کہا کہ دھرنا طویل تھا مگر ہمارے وکلاء نے لاہور ہائیکورٹ میں معزز ججز کو کمٹمنٹ دی ہے کہ 10 بجے رات دھرنا ختم کر دینگے، ہم عدالتوں کا احترام کرنے والے ہیں، ہمارا احتجاج جاری ہے اور حصول انصاف تک جاری رہے گا،اگلا احتجاج عید کے بعد فیصل آباد ،ملتان اور راولپنڈی میں ہوگا، انصاف ہوکررہے گا اور قاتل انجام کوضرور پہنچیں گے۔شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کی طرف سے مال روڈ پر دیئے جانیوالے دھرنے سے عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید ،پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما میاں منظور وٹو ،جماعت اسلامی کے سیکرٹری جنرل لیاقت بلوچ،خرم نواز گنڈا پور،بیگم ناہید خان،میاں محمود الرشید،میاں منیر احمد، ہائیکورٹ بار ایسوسی ایشن کے نائب صدر راشد لودھی،تنزیلہ امجد شہید کی بیٹی بسمہ ،جہاں آراء وٹو ،ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان،نرگس ساجد،سحر چوہدری،منیر احمد ،نرگس ساجد،کاشف خان،جاوید چوہدری،افنان بابر،عائشہ شبیر،ڈاکٹر فاریہ ایمن یوسف نے خطاب کیا جبکہ میڈیم توقیر رانا اور انعم الیاس نے نظم پڑھی۔سٹیج سیکرٹری کے فرائض فرح ناز، افنان بابر ،راضیہ نوید نے انجام دیئے۔دھرنے میں ڈاکٹر طاہرالقادری نے مجھے کیوں نکالا کی ردیف پرنظم سنائی جسے سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اورشرکائے دھرنا نے انتہائی دلچسپی سے سنا۔دھرنے میں منہاج القرآن سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹرحسن محی الدین،منہاج القرآن کے صدر ڈاکٹرحسین محی الدین نے خصوصی طور پرشرکت کی ،ق لیگ کی ایم پی اے خدیجہ فاروقی ،ماجدہ زیدی،کنول نسیم نے وفد کے ہمراہ دھرنے میں شرکت کی ۔میاں منظور احمد وٹو نے گوشہباز گو کےنعرے لگائے ۔ڈاکٹر طاہرالقادری نے 3 بارشرکائے دھرنا سے خطاب کیا۔ڈاکٹر طاہر القادری نے شرکائے دھرنا سے سوال کیا کہ جو دھرنا کوطویل کرنے کے حق میں ہیں وہ ہاتھ کھڑے کریں تمام شرکاء نے ہاتھ کھڑے کئے،تاہم ڈاکٹر طاہر القادری نے کہا کہ ہم عدالت اور اسکے فیصلوں کا احترام کرنے والے ہیں،ہمارے وکلاء نے آج عدالت کو یقین دہانی کروائی ہے کہ دھرنا 10 بجے ختم کر دیں گے لہذا اپنی کمٹمنٹ پوری کرینگے۔انہوں نے کہا کہ عیدالضحیٰ کے بعد فیصل آباداور ملتان میں احتجاجی جلسے ہونگے۔شیخ رشید نے روایتی انداز میں پر جوش خطاب کیا اور کہا کہ نواز شریف کی کسی آرمی چیف سے نہ بنی۔انہوں نے کہا کہ نیوزلیکس کے معاملے پرکور کمانڈرز میں شدید تحفظات تھے ۔انہوں نے کہا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن

کے انصاف کیلئے ڈاکٹر طاہر القادری کے ساتھ ہیں۔ بیگم ناہید خان نے کہا کہ ماڈل ٹاؤن میں ظلم ہوا، ورثاء کو انصاف نہ ملنا اس سے بڑا ظلم ہے، ہماری تحریک کے شہداء کو بھی کسی سے انصاف نہیں ملا، ہم اپنی لیڈر بینظیر بھٹو کی شہادت کا بھی حساب مانگ رہے ہیں، اگر عوام کے حقوق نہیں تو ہم ایسی جمہوریت کو نہیں مانتے، پیپلز پارٹی کی سینئر مرکزی رہنما ثمینہ گھرکی نے کہا کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن کے بعد حکمرانوں کو حکومت میں رہنے کا کوئی اختیار نہیں دینا چاہیے، سانحہ کے ملزم ضرور بے نقاب ہونے چاہئیں، پیپلز پارٹی کی رہنما جہاں آراء وٹو نے کہا کہ پیپلز پارٹی مظلوموں کے دکھ میں برابر کی شریک ہے، ظلم جب حد سے بڑھتا ہے تو اللہ رسی کھینچ لیتا ہے، بچے کچلنے والوں کی سیاست بھی کچلی گئی، عوامی تحریک کی ڈپٹی سیکرٹری اطلاعات عائشہ شبیر نے کہا کہ شہداء کے خون کا قصاص ہماری منزل ہے، اسے لے کر رہیں گے، تنزیلہ امجد شہید کی بیٹی بسمہ امجد نے کہا کہ 17 جون کا دن خوفناک تھا، ہم پر قیامت ٹوٹی، اس ملک کے محافظوں نے حکمرانوں کے کہنے پر گولیاں چلائیں اور چند منٹوں میں ہماری دنیا اجڑ گئی، تین سال سے دھکے کھا رہے ہیں مگر انصاف نہیں ملا، انہوں نے مطالبہ کیا کہ جسٹس باقر نجفی کی رپورٹ کو پبلک کیا جائے اور میری ماں اور پھوپھو کی جان لینے والے قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے، ڈاکٹر فارعہ بخاری نے کہا کہ ہم قصاص کیلئے شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کے شانہ بشانہ ہیں، آج کے دن ہر ماں اور بیٹی کو ان مظلوم بیٹیوں کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے، تحریک انصاف کی ایم پی اے سعدیہ سہیل رانا نے کہا کہ رانا ثناء اللہ یزیدیت کا سرچشمہ ہے، ایسی کون سے سازش تھی جس کے بے نقاب ہونے کے ڈر سے ماڈل ٹاؤن میں بے گناہوں کی جانیں لی گئیں انہوں نے کہا کہ بسمہ کے آنسو تمہارے ظلم کا تختہ الٹ دینگے، مجلس وحدت المسلمین کی رہنما سیدہ نرگس سجاد جعفری نے کہا کہ میں شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ساتھ اظہار یکجہتی کرنے آئی ہوں اور ان کے ورثاء کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جو وقت کے فرعونوں کے ساتھ جواں ہمتی کے ساتھ لڑ رہے ہیں اور انصاف مانگ رہے ہیں، کوئی بھی معاشرہ کفر کے نظام پر تو قائم رہ سکتا ہے مگر ظلم کے نظام پر نہیں، تحریک انصاف کی رہنما ڈاکٹر فردوس عاشق اعوان نے کہا کہ ماڈل ٹاؤن میں شہید ہونے والی خواتین اس قوم کی بیٹیاں تھیں، انہیں انصاف نہ ملنے پر دل دکھی ہے، آج یہ بیٹیاں اتنی مجبور ہو گئی ہیں کہ انہیں انصاف کیلئے سڑکوں پر آنا پڑا، کیا پاکستان اس لیے حاصل کیا گیا تھا کہ قوم کی بیٹیاں انصاف کیلئے سڑکوں پر دھکے کھائیں، انہوں نے کہا کہ انصاف کے اداروں میں بیٹھے ہوئے معزز ججز شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کو انصاف دلوائیں، عوامی مسلم لیگ کی نائب صدر سحر چودھری نے کہا کہ حصول انصاف کی جدوجہد میں ہم پاکستان عوامی تحریک اور ڈاکٹر طاہر القادری کے ساتھ ہیں، سٹیج سیکرٹری کے فرائض افنان بابر نے انجام دیے جبکہ سٹیج پر کوآرڈینیشن کے فرائض زینب ارشد نے انجام دیئے، پنڈال کے جملہ امور مرکزی صدر ویمن لیگ فرح ناز نے انجام دیئے، ڈاکٹر شاہدہ مغل، ثناء وحید، عطیہ بنین، عائشہ قادری، عائشہ مبشر، اقراء یوسف جامی، بلقیس رانی، میمونہ شفاعت، لبنٰی شوکت، ایمن یوسف، ام حبیبہ، شازیہ بٹ، جویریہ حسن، عذرا اکبر، ثمینہ رحمٰن، سعدیہ خان، ہادیہ خان نے شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کے احتجاجی دھرنے کو کامیاب بنانے کے حوالے سے شاندار تنظیمی و انتظامی خدمت انجام دی۔

☆☆☆☆☆

﴾انتقالِ پُر ملال﴿

محترم محمد یامین مصطفوی (منہاجین) ممبر منہاج انٹرنیٹ بیورو کی والدہ رضائے الٰہی سے وفات پا گئیں ہیں۔ اللہ کریم ان کی والدہ محترمہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ

زندہ وفا کا نام زینب رضی اللہ عنہا کے نام سے

حضور نبی اکرمؐ کے وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک چھ برس تھی

آپ کی شخصیت کے ہر پہلو میں سیدہ فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ عنہا کا عکس نظر آتا تھا

آپ کو اپنے عظیم والد کی فصاحت و بلاغت اور زور بیان ورثہ میں ملا

خصوصی تحریر: مصباح کبیر

تاریخ انسانیت شاہد و عادل ہے کہ قدرت نے جب کسی شخصیت سے عظیم کام لینا ہو تو پھر اس کی پرورش، نگہداشت، تعلیم و تربیت ایسے ماحول میں ہوتی ہے، جس کے باعث اس کی شخصیت میں غیر معمولی انقلابی صفات پیدا ہوجاتی ہیں، جو اسے آنے والے حالات و واقعات کے لیے تیار کرتی ہیں، اور انہی خصائل و خصائص، عادات و اطوار اور جذبات و احساسات کے حوالے سے وہ شخصیت بڑی منفرد اور عام لوگوں سے مختلف ہوتی ہے۔ یہی انفرادیت اسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ کچھ ایسی ہی صورت حال سیدہ زینب بنت علی رضی اللہ عنہا کی ہے، جن کی ولادت سے مدینہ طیبہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ آپ کی ولادت کے موقع پر آپ کے والدین کریمین سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کی منشاء پر آپ کا نام زینب منتخب فرمایا، حسنین کریمین علیہما السلام کی طرح آپ بھی وہ خوش نصیب نواسی ہیں جنھیں دوشِ مصطفیٰ ﷺ پر سوار ہونے کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ کو اپنے نانا جان ﷺ سے بے پناہ محبت تھی۔ حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے وقت آپ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک چھ برس کی تھی۔ آپ ﷺ کے وصال سے قبل آپ رضی اللہ عنہا اپنے نانا جان کے سینہ اقدس پر سر رکھ کر بے اختیار رونے لگیں اور سسکیاں بھرنے لگیں، حضور نبی اکرم ﷺ کا دنیا سے ظاہری طور پر پردہ فرما جانا اس معصوم جان کے لیے بہت بڑا سانحہ تھا لیکن اسے کیا خبر تھی کہ آئندہ زندگی میں اس پر اس قدر قیامت ٹوٹنے والی ہے کہ اس کی کنیت ام المصائب مشہور ہوجائے گی۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے ظاہری وصال کے چھ ماہ بعد آپ اپنی والدہ محترمہ کی آغوش شفقت سے بھی محروم ہوگئیں ان حادثات نے ننھی زینب کو سخت صدمات پہنچائے۔ والدہ محترمہ کے وصال کے بعد آپ کو ام البنین رضی اللہ عنہا والدہ گرامی عباس علمدار اور اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا جیسی بلند پایہ خواتین کے ساتھ رہنے کا موقع ملا ان دونوں شخصیات نے اولاد زہراء کی اچھی دیکھ بھال کی اور خوب عزت و احترام کیا۔

آپ رضی اللہ عنہا اعلیٰ اوصاف، پسندیدہ خصائل، قابل تعریف اور مہذب عادات و اطوار کی مالکہ تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کی تعلیم و تربیت اس گھرانے میں ہوئی جو تعلیم و تربیت کا گہوارہ تھا، وہ اتنی بلند پایہ اور جامع کمالات شخصیات کا بے مثال گھرانہ تھا کہ روئے زمین پر ان کا کوئی ثانی نہ تھا، آپ رضی اللہ عنہا کے نانا جان نبی آخر الزمان رحمۃ اللعالمین ﷺ، آپ رضی اللہ عنہا کے والد گرامی حیدر کرار حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ باب شہر علم، والدہ محترمہ خاتون جنت سیدۃ النساء

سیدہ زینبؓ، اعلیٰ اوصاف، پسندیدہ خصائل، قابل تعریف اور مہذب عادات و اطوار کی مالکہ تھیں کیونکہ آپ کی تعلیم و تربیت اس گھرانے میں ہوئی جو تعلیم و تربیت کا گہوارہ تھا۔

العالمین اور بھائی جوانانِ جنت کے سردار، گویا پنجتن پاک کے عظیم محاسن و کمالات نے آپ ؓ کو اپنے جھرمٹ میں لے رکھا تھا، اور ہر آن ان کے فطری جواہر معراجِ کمال کی جانب محوِ سفر تھے۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے آپ کا نام زینب منتخب فرمایا اور حسنین کریمین نواسوں کی طرح آپ بھی وہ خوش نصیب نواسی ہیں جنہیں دوشِ مصطفیٰ ﷺ پر سوار ہونیکی سعادت نصیب ہوئی۔

جب آپ سن بلوغ کو پہنچیں تو آپ کے والد حضرت علی ؓ نے آپ کا نکاح حضرت جعفر طیار بن ابی طالب ؓ کے بیٹے حضرت عبداللہ ؓ سے کر دیا۔حضرت جعفر ؓ کی شہادت کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ نے خود عبداللہ ؓ کی تربیت و پرورش فرمائی تھی اور حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد حضرت علی ؓ ان کے نگران و سرپرست ٹھہرے۔آپ ؓ کے شوہر حضرت عبداللہ ؓ نہایت پاکیزہ اخلاق کے حامل نیک سیرت انسان تھے۔سیدہ زینب کی ازدواجی زندگی نہایت خوشگوار تھی،آپ اپنے شوہر کی بے حد خدمت گزار تھیں اور حضرت عبد اللہ ؓ بھی آپ ؓ کی دلجوئی میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھتے تھے، اپنے گھریلو امور خود سرانجام دیتی تھیں، حضرت عبد اللہ ؓ نہایت کشادہ دست اور فیاض تھے۔سیدۃ النساء کی بیٹی بھی اسی رنگ میں رنگی ہوئی تھیں۔ناممکن تھا کہ کوئی سائل یا حاجت مند آپ کے دروازے پر آئے اور خالی ہاتھ چلا جائے۔دونوں میاں بیوی کی جود وسخا کا یہ عالم تھا کہ کئی غیر مستحق لوگ بھی ان کے دست کرم سے فائدہ اٹھا لیتے تھے۔

آپ ؓ کی شخصیت کے ہر پہلو، انداز و اطوار، سلیقے، اور اوصاف و وقار میں سیدہ فاطمۃ الزہرا ؓ کا عکس نظر آتا تھا۔ اس لئے آپ کو ثانی زہرا ؓ بھی کہا جاتا ہے۔آپ ؓ کو اپنے عظیم والد کی فصاحت و بلاغت اور زورِ بیان ورثہ میں ملا تھا۔ ۳۷ھ میں حضرت علی ؓ نے جب اپنے عہد خلافت میں کوفہ کو اپنا مستقر بنایا تو حضرت زینب ؓ اور آپ کے شوہر حضرت عبد اللہ بن جعفر ؓ بھی مدینہ منورہ سے کوفہ آ گئے۔کوفہ میں آپ ؓ نہایت تندہی سے درس و تدریس اور وعظ ونصیحت کے کام میں مشغول ہوگئیں۔کوفہ کی اکثر خواتین آپ کی خدمت میں حاضر ہوتیں اور آپ ؓ سے اکتساب علم کرتیں۔

کوفہ میں قیام کے دوران آپ کی زندگی میں وہ مشکل ترین اور دل سوز واقعہ پیش آیا۔جس کی وجہ سے سیدہ زینب ؓ پر غم و اندوہ کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔وہ واقعہ آپ ؓ کے والد محترم سیدنا حضرت علی المرتضٰی ؓ کی شہادت کا ہے، ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ ہجری آپ کو کوفہ کی مسجد میں حالت نماز میں ایک بد بخت خارجی عبدالرحمن بن ملجم نے زہر آلود تلوار سے شدید زخمی کر دیا۔جس کے باعث ۲۱ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو آپ جام شہادت نوش فرما گئے۔حضرت علی المرتضٰی ؓ کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام کو خلیفہ منتخب کیا گیا۔امام حسن علیہ السلام خلافت کی ذمہ داری ملنے کے بعد اسلام کی سربلندی اور قیام و دوام کے لیے مدینہ منورہ تشریف لے گئے۔سیدہ زینب ؓ بھی اپنے بھائیوں کے ہمراہ مدینہ لوٹیں۔ابتلاء وآزمائش کے اس کٹھن دور میں آپ ؓ اپنے بھائیوں کے ساتھ رہیں اور اپنے حصے کے فرائض کامیابی سے نبھاتی رہیں۔آپ ؓ کے بھائی حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر دے کے شہید کر دیا گیا۔اس دل گیر سانحہ کے موقع پر بھی سیدہ زینب بنت علی نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا اور اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام اور اپنے بھتیجوں کی غمگسار بنیں اور حوصلہ شکن حالات میں ان کی ڈھارس بندھائی۔

جب ذی الحج ۶۰ ھجری میں امام عالی مقام نے اہل کوفہ کی دعوت پر اپنے اہل و عیال اور جانثاروں کی ایک مختصر جماعت کے ساتھ مکہ سے کوفہ کا عزم کیا تو سیدہ زینبؓ بھی اپنے نوخیز فرزندوں کے ہمراہ اس مقدس قافلہ میں شامل ہوگئیں۔آپ کا اپنے بھائی امام حسین علیہ السلام کے ساتھ مکہ سے مدینہ اور وہاں سے کربلا تک کا سفر غیر معمولی کارنامہ ہے۔اسلامی اقدار کو حیات نو بخشنے

والا اور تاریخ انسانیت کو سرخرو کرنے والا کربلا کا تاریخ ساز معرکہ جرات وشجاعت کی ایک عظیم مثال ہے۔اس معرکہ حق و باطل میں خواتین کربلا کی لازوال قربانیوں سے انکار محرومی اور بدبختی کی علامت ہے۔ جنہوں نے باطل قوتوں کے مقابل اپنے معصوم بچوں،اپنے سہاگ، مال و دولت،راحت و آرام الغرض سب کچھ قربان کردیا۔ اور ایسا کیوں نہ ہوتا کہ ان کی قائد، ان کی رہبر و رہنما ایسی عظیم خاتون تھیں جو نو اسی پیغمبر آخر الزماں، سیرت وصورت میں شبیہہ خدیجہ الکبریٰ ؓ تھیں۔ جو جرأت و بہادری اور فصاحت و بلاغت میں عکس حیدر کرار، شرم و حیا،عبادت و ریاضت اور وفا شعاری میں خاتون جنت سیدہ فاطمۃ الزہرا ؓ کے رنگ میں ڈھلی ہوئیں تھیں،آپ میں امام حسن ؑ کی حلم و بردباری اور امام حسین ؑ کے عزم و استقلال اورصبر وثبات کی جھلک نظر آتی تھی۔گویا آپ کے بارے میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔

اسلام کا سرمایۂ تسکین ہے زینب ؓ ایمان کا سلجھا ہوا آئین ہے زینب ؓ
حیدر کے خدو خال کی تزئین ہے زینب ؓ شبیر ہے قرآن تو یاسین ہے زینب ؓ

میدان کربلا میں سیدہ زینب ؓ کا اپنے دونوں بیٹوں کو دین اسلام کی عظمت وسر بلندی کے لیے قربان کرنا کربلا کی کتاب عشق کا ایک درخشاں باب ہے۔کہ کس قدر جرات اور جذبہ ایمانی کے ساتھ سیدہ ؓ نے اپنے نوخیز فرزندوں عون ؓ و محمد ؓ کو امام حسین ؑ سے اجازت لینے کے بعد رزم گاہ کربل کی جانب روانہ کیا گو امام عالی مقام نے اجازت مرحمت فرمانے میں تامل برتا۔تاہم بہن کے اصرار پرآپ راضی ہو گئے۔ماں کے ساتھ ساتھ ننھے شہزادوں کا جذبہ شہادت بھی دیدنی تھا، وہ کس قدر بے تاب تھے کہ وہ خود کو دین مصطفیٰ کے لیے قربان کرتے ہوئے جام شہادت نوش فرمائی۔آپ ؓ کے جگر گوشے اس شان سے میدان کربلا میں لڑے کہ شجاعت بھی آفریں پکار اٹھی۔عون و محمد کی شہادت کے بعد خانوادہ نبوت کے باقی نوجوان بھی ایک ایک کر کے جام شہادت نوش کرتے گئے ۔حتیٰ کہ امام عالی مقام تنہا رہ گئے آپ بیمار کربلا امام زین العابدین اور ہمشیرہ سیدہ زینب ؓ کو قافلہ کی خواتین اور بچوں کے پاس چھوڑ کر سفر رضا کی آخری منزل کی جانب شان حیدری کے ساتھ بڑھے۔اور دشمنان دین مصطفوی سے نہایت دلیری سے لڑتے ہوئے جان جان آفریں کے سپرد کر دی۔شہادت امام حسین ؑ کے بعد بھی یزیدی فوج کو تسکین نہ ہوئی انہوں نے شہدائے کربلا کے مقدس جسموں کو گھوڑوں کی ٹاپوں سے پامال کرنا شروع کیا ۔اس پر بھی ان کے سنگ دل سینے ٹھنڈے نہ ہوئے تو امام عالی مقام کے سرانور کو نیزے پہ چڑھا لیا پھر اہل بیت کے خیموں کا رخ کیا اور انہیں نذر آتش کیا ۔خیموں میں موجودعورتوں بچوں کو اسیر بنا دیا گیا۔ زمین وآسمان اور کائنات کی ہر شے اس خون آشام منظر پر گریہ کناں تھی۔ریگزار کربلا گلشن زہرا کے شہیدوں کے خون کو اپنے اندر جذب کر رہی تھی۔ ہرطرف خاموشی ہی خاموشی تھی۔

> میدانِ کربلا میں سیدہ زینبؓ کا اپنے دونوں بیٹوں عونؓ و محمدؓ کو دینِ اسلام کی عظمت و بلندی کے لئے قربان کرنا کربلا کی کتابِ عشق کا درخشاں باب ہے۔

معزز قارئین کرام! بیٹوں کی شہادت، خاندان نبوت اور اصحاب حسین ؑ کی قربانی،عظیم بھائی امام حسین ؑ کی دل سوز شہادت، اہل بیت کے باقی ماندہ افراد کی اسیری اور قافلہ حسین ؑ کے پسماندگان کی کوفہ،شام اور دمشق کی جانب سفر کے قیامت خیز لمحات پر سیدہ زینب ؓ کا صبر وثبات ناقابل فراموش ہے۔آپ ؓ نے گریہ کناں اورآہ وفغاں کی بجائے اسے رب کی رضا جانتے ہوئے نہایت حوصلہ سے برداشت کیا۔یزید کے دربار میں اس جرات کے ساتھ تقریر کی کہ یزید اور اس کے درباریوں پر سکتہ طاری ہو گیا۔یزید کو خوف محسوس ہوا کہ کہیں لوگ خاندان رسالت کی حمایت میں میرے خلاف نہ اٹھ کھڑے ہوں۔لہٰذا اس

نے حضرت نعمان بن بشیر انصاری ؓ کے زیر حفاظت قافلہ اہل بیت کو مدینہ منورہ روانہ کر دیا۔

جب یہ ستم رسیدہ قافلہ شہر مدینہ میں داخل ہوا تو اس قافلہ عشق و وفا کو دیکھنے اہل مدینہ گھروں سے نکل پڑے۔ہزارہا لوگوں نے روتے ہوئے استقبال کیا۔ روایات میں آتا ہے کہ کربلا سے واپسی کے بعد کسی نے آپ ؓ کو مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا۔

آپؓ کی شخصیت کے ہر پہلو، انداز و اطوار، سلیقے اور وقار میں سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کا عکس نظر آتا تھا اس لئے آپؓ کو ثانی زہراؓ بھی کہا جاتا ہے۔

سیدہ زینب ؓ کے صبر و استقامت، جرات و بہادری، مقام و مرتبہ، شرم و حیا، عفت و عصمت، تحمل و بردباری، زہد و ورع، تقویٰ و طہارت، وفا شعاری، ایثار و قربانی، اور عظمت کردار کو بیان کرنے سے الفاظ قاصر ہیں۔ان تمام الفاظ کو رفعت و بلندی آپ ؓ کے کردار ہی کی بدولت ملی۔آپ ؓ کے فضائل و کمالات کو احاطہ تحریر میں لانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہے۔والدین کا گھر ہو یا شوہر کا، شہر مدینہ ہو یا حرم مکہ، کرب و بلا کا تپتا ہوا ریگزار ہو یا کوفہ و شام اور دمشق کے بازار ہر مقام پر آپ ؓ پیکر صبر و رضا رہیں۔

آپ ؓ نے اپنی تمام عمر عبادت و اطاعت الٰہی میں صرف فرمائی، آپ ؓ کا اٹھنا بیٹھنا، چلنا، پھرنا، سونا، جاگنا الغرض تمام معمولات زندگی عبادت اور بندگی تھے۔فرائض تو دور کی بات ہے ساری عمر آپ ؓ کی نمازِ تہجد بھی کبھی قضا نہ ہوئی تھی۔حتیٰ کہ میدان کربلا کے سخت مصائب و آلام اور معرکہ کربلا کے بعد سفر شام میں تکالیف کے باوجود آپ ؓ نے نمازِ تہجد کا معمول قائم رکھا۔

آپ کے بارے میں تاریخ میں مختلف روایات ملتی ہیں ایک روایت کے مطابق سیدہ زینب ؓ مدینہ منورہ پہنچ کر شہدائے کربلا کے مصائب و آلام لوگوں کو سنایا کرتی تھیں۔اس طرح انہوں نے امام عالی مقام کے ذکر کو عام کیا۔اگر آپ ؓ میدان کربلا میں نہ ہوتیں تو مشن حسین ؑ کی تکمیل نہ ہوتی۔

زندہ وفا کا نام ہے زینب ؓ کے نام سے — آگاہ اب بھی شام ہے زینب ؓ کے نام سے
مجلس کا اہتمام ہے زینب ؓ کے نام سے — یہ کربلا دوام ہے زینب ؓ کے نام سے
زینب ؓ کا ہر بیان ہے تفسیر کربل — زینب ؓ کا امتیاز ہے تشہیر کربل

المختصر سیدہ زینب نے معرکہٗ حق و باطل کے پیغام صبر و رضا کو دوام بخشا اور دنیائے عالم کی خواتین کی رہنمائی کے لئے انمٹ نقوش چھوڑے۔آپ ہی کی بدولت پیغامِ کربلا اپنی تمام تر اثر انگیزیوں کے ساتھ آج بھی زندہ و جاوید ہے۔اور وقت کے فرعونوں اور ظالم و جابر حکمرانوں کے سامنے اعلائے حق بلند کرنے میں آپ خواتین کے لیے مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہیں۔آپ کی سیرت طیبہ تا قیام قیامت خواتین اسلام کے لیے مشعل راہ ہے۔آپ نے کربلا کی جانب رخت سفر باندھ کر، صبر و رضائے خدا کو اپنا زیور بنا کر سب کچھ راہِ خدا میں لٹاتے ہوئے رہتی دنیا تک یہ سبق دیا کہ جب دین کی غیرت وحمیت کا سودا ہونے لگے، اسلامی اقدار پامال ہو رہی ہوں اور باطل و طاغوتی قوتیں اسلام کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوں تو پھر محافظت و امامت دین کے لیے میدان کارزار میں بلاتفریق و امتیاز مرد و زن آوازِ حق بلند کرنا ہوتی ہے۔تاکہ سیرتِ زینب ؓ وحسین ؑ کی پیروی کرتے ہوئے مرد و زن بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں سرخرو ہوسکیں۔

اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ وہ ہمیں آپ کی سیرت و کردار کی روشنی میں زندگی بسر کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے اور اس ادنیٰ سی کاوش کو سیدہ زینب کی خدمت میں قبول فرمائے۔(آمین)

؎ گر قبول افتد زہے عز و شرف

☆☆☆☆☆

چہروں پر مسکراہٹ لانا نیکی ہے

اسلام میں نیکی کی حقیقت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، اپنے بھائی کے برتن میں اپنے ڈول سے اسے پانی دے دیں تو یہ بھی نیکی ہے

سب سے بہتر معاشرت اہل وعیال کے ساتھ عمدہ زندگی بسر کرنا ہے

ڈاکٹر شاہدہ نعمانی

گزشتہ سے پیوستہ

چہرے پر مسکراہٹ نیکی ہے

ہمارے یہ چہرے اللہ کی نشانی اور اس کے رسول کی نشانی ہیں۔ اس لئے ہمیں ان چہروں پر وہ صفات لے کر آنی ہیں جو ہمیں اللہ اور اس کے رسول کے قریب کریں۔ ہمارے چہرے اللہ کی معرفت وقربت اور رسول اللہ ﷺ کی محبت اور اطاعت کے مظہر ٹھہریں۔ اسلام میں سب سے کم تر نیکی اور سب سے ہلکی نیکی، اپنے چہرے پر مسکراہٹ لانا ہے۔ جب ایک مسلمان اپنے کسی دوسرے مسلمان بھائی سے ملاقات کرے اور اس کے ساتھ آمنا سامنا ہو تو اپنے چہرے کو پرتبسم بنائے اور اپنے چہرے پر مسکراہٹ لائے، اپنے چہرے پر مسکراہٹ لانا ایسے ہی ہے جیسے کسی کی آمد پر انتہائی خوشی ومسرت کا اظہار کرتے ہوئے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا جائے۔ گویا مسکراتے ہوئے چہرے سے کسی کو خوش آمدید کہنا اور اپنے چہرے پر تبسم کا اظہار کرنا اسلام نے اسے بھی نیکی قرار دیا ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عن ابی ذر قال قال لی النبی ﷺ لا تحقرن من المعروف شیئا ولو ان تلقی اخاک بوجه طلق.

''حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہرگز کسی نیکی کو حقیر نہ جانو خواہ اپنے مسلمان بھائی سے مسکراتے ہوئے چہرہ سے ملنا ہی کیوں نہ ہو''۔

یعنی فرمایا ممکن ہے تمہارے نزدیک مسکراتے چہرے کے ساتھ کسی کو اھلاً وسھلاً مرحبا کہنا یہ حقیر نیکی ہو، مگر یاد رکھو اللہ اور اس کے رسول کی نظر میں یہ نیکی بھی حقیر نہیں ہے۔ اللہ اس پر بھی اجر وثواب دینے والا ہے۔

اسلام میں نیکی کی حقیقت

کتنی ہی عجب بات ہے کہ اسلام دوسرے انسان سے چہرے کی مسکراہٹ کے ساتھ ملنے کو بھی نیکی قرار دے رہا ہے۔ یہ تو انسانی آداب میں سے ہے کہ جب بھی کوئی انسان دوسرے انسان کو ملے تو ملاقات کے وقت تبسم ومسکراہٹ کا اظہار کرے مگر اسلام اس عام انسانی عمل کو بھی عمل خیر قرار دیتا ہے۔ باعث اجر وثواب گردانتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''ہر نیکی صدقہ ہے (ہر نیکی پر ثواب ہے)''۔ (احمد بن حنبل المسند، ۳: ۳۶۰)

اپنے مسلمان بھائی کو مسکراتے ہوئے چہرہ سے ملنا بھی نیکی ہے اس کے علاوہ اسلام کس کس انسانی عمل کو نیکی قرار دیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: حضرت جابر بن عبداللہؓ ہی روایت کرتے ہیں:

قال رسول وان تفرغ من دلوک فی اناء اخیک. (جامع ترمذی کتاب البر والصلہ باب ماجاء فی طلاقۃ الوجہ،

۴:۳۴۷، الرقم ۱۹۷۰)

''اگر تو اپنے بھائی کے برتن میں اپنے ڈول سے اسے پانی دے دے تو یہ بھی نیکی ہے''۔

گویا کسی پیاسے کو پانی پلانا، کسی کو پانی کی فراہمی میں مدد دینا، کسی کی پانی کی حاجت کو پورا کرنا، کسی کی پاس بجھانا یہ سارے کا سارا عمل نیکی ہی ہے۔ یہ نیکی انسان کے چہرے پر خوشی لاتی ہے اور اس چہرے کو مسرور بناتی ہے اور ہر نیکی انسان کو فرحت دیتی ہے۔ اسی طرح حضرت ابوذرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تمہارے اپنے مسلمان بھائی کا تبسم کے ساتھ سامنا کرنا نیکی ہے۔ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا نیکی وصدقہ ہے۔ بھٹکے ہوئے کو راستہ بتانا نیکی وصدقہ ہے۔ کسی کمزور بصارت والے کو راستہ بتانا اور دکھانا نیکی وصدقہ ہے۔ راستے سے پتھر ہٹانا اور کانٹا دور کرنا اور کسی ہڈی کو راستے سے دور کرنا بھی نیکی وصدقہ ہے اور اپنے ڈول سے دوسرے بھائی کے ڈول و برتن میں پانی ڈالنا بھی نیکی وصدقہ ہے''۔ (سنن ترمذی، کتاب البر والصلہ باب ماجاء فی الشکر)

اسلام منفعت بخشی کا دین ہے اسلام دوسرے کے کام آنے کا دین ہے۔ دوسروں کی انسانی حاجتوں اور ضرورتوں کو پورا کرنے کا دین ہے۔ دین خودغرضی کی نہیں ایثار اور قربانی کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام میں نیکی مشکل نہیں بلکہ آسان ترین ہے۔

انسانی چہرے کی مسکراہٹ محبت کا اظہار ہے

یہ سارے اعمال ایسی نیکی اور ایسا صدقہ ہیں جو انسان کو اللہ کی بارگاہ میں اجروثواب کا مستحق بھی کرتے ہیں اور انسان کو دنیوی مشکلات اور مصائب سے بھی نجات دیتے ہیں اور اس کے ساتھ انسان کی طبیعت و مزاج اور چہرے میں خوشی و فرحت کے آثار بھی پیدا کرتے ہیں۔ انسان کا ہنستا مسکراتا چہرہ ہی دوسروں کو اپنائیت اور محبت کے احساسات اور جذبات دیتا ہے۔ دوسرے لوگوں کی خدمت کرتے ہوئے مسکراتے چہرے اس دنیا میں بھی تبسم ریز رہتے ہیں اور آخرت میں بھی مسکراتے رہیں گے۔

حضرت یحیٰی بن کثیر سے مروی ہے ایک شخص بہت زیادہ ہنستا رہتا تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ''آگاہ ہوجاؤ وہ شخص ہنستے مسکراتے ہوئے جنت میں بھی داخل ہوگا''۔ (ابن ابی الدنیا، الاخوان)

ہم دوسرے لوگوں کو اپنی خندہ پیشانی اور کشادہ جبینی اور اپنے مسرور کن چہرے کے ساتھ اپنا بنا سکتے ہیں۔ خندہ پیشانی سے وہ کام کیا جاسکتا ہے جو مال کی وسعت کے باوجود بھی نہیں کیا جاسکتا۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم ہرگز اپنے مال کے ذریعے لوگوں کو اپنا گرویدہ نہیں کرسکتے مگر خندہ پیشانی کے ذریعے انہیں اپنا گرویدہ کرسکتے ہو'۔ (ابویعلی، المسند)، (بیہقی، شعب الایمان)

لہذا آپ کی مسکراہٹ کسی کو خرید سکتی ہے مگر آپ کا مال کسی عزت دار شخص کو نہیں خرید سکتا اس لئے مسکراتا ہوا کشادہ اور تبسم ریز چہرہ اللہ کی نعمت ہے اور اس نعمت خداوندی کو اپنے چہروں پر عیاں کرو اور اپنے چہروں کو مسکراہٹ کے ذریعے پرنور بناؤ۔

خلاصہ کلام

کیونکہ اسلام مسلمانوں کے چہروں پر انسانیت کے لئے مسکراہٹ اور تبسم ریزی دیکھنا چاہتا ہے اس لئے قرآن کہتا ہے اپنے چہروں کو غضب والا چہرہ نہ بناؤ۔ باری تعالیٰ ہمارے خلق کو خلق تبسم اور خلق بسط الوجہ عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

نوجوان نسل اور دیارِ غیر منتقلی

حانیہ ملک

کسی بھی ملک کی نوجوان نسل اس کے مستقبل کی ضمانت ہوتی ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ جوان طبقہ ملک کی ترقی اور عوام کی خوشحالی کا ضامن ہوتا ہے جبکہ پاکستان میں نوجوان نسل عدم اعتماد اور انتشار کا شکار ہے۔

پاکستان میں ایک مزدور سے لیکر ڈاکٹر، پروفیسر، انجینئر، بینکر اور دیگر شعبوں سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کی اکثریت ملک چھوڑنے کو ترجیح دینے لگے ہیں۔ ہمارے نوجوان طبقے میں تیزی سے پروان چڑھنے والی یہ سوچ لمحہ فکریہ ہے۔ نوجوانوں میں اڑتالیس فیصد تعداد پاکستان میں رہنا ہی نہیں چاہتی۔ تحقیق کے مطابق ہر روز ڈھائی ہزار افراد وطن عزیز کو چھوڑ کر دیار غیر منتقل ہورہے ہیں۔ اس طرح ہر سال تقریباً دس لاکھ افراد غیر ملک کے مستقل باسی بن رہے ہیں آئے روز اس شرح میں غیر معمولی اضافہ انتہائی تشویش ناک ہے۔ وجہ اس کی واضح ہے کہ ملک میں بے روزگاری اور جائز ذرائع سے روزگار کے مواقع نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس ملک میں جان و مال کا عدم تحفظ بھی اس کی ایک بنیادی وجہ ہے۔ نوجوانوں کی قابلیت، اہلیت، ہنر اور ایمانداری کو بے روزگاری کا دیمک کھائے جارہا ہے۔

ملکی حالات نوجوان نسل میں انتشار اور عدم اعتماد کو فروغ دینے کے ساتھ ساتھ نوجوانوں کو جرائم اور مایوسی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ انھیں ایسا محسوس ہوتا ہے اگر وہ پاکستان کو چھوڑ کر دیار غیر منتقل ہوجائیں گے تو وہاں انھیں روزگار کے اچھے مواقع فراہم کیے جائیں گے۔

دیار غیر منتقل ہونے والے افراد میں ایسے افراد کی اکثریت بھی شامل ہے جو باہر منتقل ہونے سے پہلے پاکستان میں ایماندار سرکاری ملازم کے طور پر فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ اخراجات زیادہ اور تنخواہ کم ہونے کی وجہ سے انھیں وطن عزیز کو چھوڑنا پڑا۔ راقم کے ایک قریبی عزیز ایک حساس ادارے میں بھرتی ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد نوکری سے استعفیٰ دینے کے بعد جرمنی میں منتقل ہوگئے۔ وہ انتہائی ایماندار اور قابل شخص ہیں۔ دیار غیر منتقل ہونے کی وجہ دریافت کرنے پر انھوں نے بتایا کہ والد کی وفات کے بعد ان پر بیوہ ماں اور آٹھ بہن بھائیوں کی ذمہ داری ہے۔ واحد کفیل ہونے کی وجہ سے قلیل تنخواہ میں ان بھاری ذمہ داریوں کو نبھانا ناممکن ہے۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ رشوت اور بددیانتی کے راستے کو اپنانے سے بہتر ہے وہ بیرون ملک منتقل ہوجائیں۔ یہ ایک گھر کی مثال ہے پاکستان میں ہمارے اردگرد ہر خاندان میں ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں بدقسمتی سے اس اہم مسئلے کی طرف آج تک کسی نے توجہ نہیں دی۔ پاکستان میں نہ وسائل کی کمی ہے نہ ہی اہلیت کی۔ حکمران اور ذمہ دار طبقہ عوام کے بنیادی مسائل سے غافل ملکی خزانوں کو لوٹنے اور اپنے اقتدار کو طوالت دینے کی فکر میں ہے۔ اگر ہم ملک میں موجود صنعتوں، فیکٹریوں اور کارخانوں کی بات کریں تو وہی پرانی غیر معیاری، مصنوعات ہیں جو اول روز سے ملک کو وراثت میں ملی ہیں۔ جو اس بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر ملکی ضروریات کو پورا کرنے اور عوام کو روزگار فراہم کرنے کے لئے ناکافی ہیں۔ ان مصنوعات میں اضافے اور ترقی سے بے روزگاری کو کافی حد تک کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔ جبکہ سرکاری ادارے کرپشن اور رشوت کی وجہ سے نوجوانوں کو روزگار کے جائز مواقع دینے سے قاصر ہیں۔ سرکاری وغیر سرکاری ادارے کرپشن و رشوت کی وجہ سے نوجوانوں میں مایوسی اور عدم اعتماد پیدا کر رہے۔ ایک

عام شہری سے لے کر بڑے بڑے سیاستدانوں تک کرپشن اور لوٹ مار کو اپنا حق سمجھتے ہیں۔

کارل کراوس آسٹریا کے مشہور دانشور کا قول ہے:

" کرپشن جسم فروشی سے بھی بد ترین ہے ۔جسم فروشی سے ایک انسان کی اخلاقیات بگڑتی ہیں مگر کرپشن پوری قوم کا اخلاق تباہ کر دیتی ہیں" ۔

لوٹ مار کا یہ عالم ہے کہ معمولی سی سرکاری ملازمت کے لئے علاقے کے حکومتی نمائندے نوجوانوں سے دس دس لاکھ ملازمت دلوانے کے لئے لیتے ہیں جبکہ روزگار کے جائز مواقع فراہم کرنا ریاست کی زمہ داری ہے اور عوام کا بنیادی حق ہے۔

دیار غیر منتقل ہونے والے افراد میں ان لوگوں کی کثیر تعداد شامل ہیں جو جان و مال کے عدم تحفظ کا شکار ہے ۔ملاوٹ، ناجائز منافع، ڈاکہ زنی، قتل و غارت گردی، دہشت گردی اور انتشار پسندی جیسے عوامل نے معاشرے میں عدم تحفظ جیسی فضا قائم کررکھی ہے۔ لاء اینڈ آرڈر نہ ہونے کے برابر ہے ۔ قارئین اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ دوسرے ممالک میں جرائم نہیں ہوتے بلکہ ترقی یافتہ ممالک میں بھی ہوتے ہیں ۔لیکن وہاں ادارے اور قوانین مضبوط ہونے کی وجہ سے جرائم کی شرح پاکستان کی نسبت بہت کم ہے ۔وہاں جرائم کا فوری سدباب کیا جاتا ہے۔وہاں قانون کا اطلاق ہر ایک پر یکساں ہونے کی وجہ سے دیار غیر منتقل ہوجانے والے پاکستانی وہاں خود کو محفوظ سمجھتے ہیں۔

حکمران طبقے کی بے حسی اور اس نظام کی ستم ظریفی کہ بے شمار نوجوان ہمیں روز مرہ زندگی میں سڑکوں، چوراہوں، فٹ پاتھ اور پارکوں میں اپنی زندگی کے قیمتی دن ضائع کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ان میں سے اکثریت کا کہنا ہے کہ نوکری کے حصول کے لیے ان کے پاس نہ رشوت ہے اور نہ سفارش۔یہ باہر جانے کے لیے پرعزم دکھائی دیتے ہیں۔اگر وہ باہر جانے میں پرعزم ہیں تو ان کی مجبوری ہے ۔نوجوان طبقہ باہر منتقل ہونے کے لیے مختلف کمپنیوں اور ایجنٹوں کا سہارا لیتے ہیں۔جس کے لیے وہ ہر جائز و ناجائز راستہ اپنانے پر مجبور کردیے جاتے ہیں۔ باہر منتقل ہونے والے نوجوانوں کی کثیر تعداد آنکھوں میں مستقبل کے سنہرے خواب سجائے راستے میں ہی سمندر برد ہوجاتے ہیں۔جبکہ بچ جانے والے دیار غیر میں مشکل زندگیاں گزارنے اور تھرڈ کلاس شہری بن کے رہنے پر مجبور ہوتے ہیں

ناقص منصوبہ بندی اور وسائل بروئے کار نہ لانے کی وجہ سے ٹیلنٹ اور ہنر دیار غیر منتقل ہونے پر مجبور ہے۔ ناایشوز کی سیاست کا چلن اس قدر عام ہو چکا ہے کہ حقیقی مسائل نظر انداز ہورہے ہیں۔ ملک سے بے روزگاری کے خاتمے کے لیے رشوت، کرپشن، اور سفارش جیسی لعنت کو اداروں سے ختم کرنے کی ضرورت ہے ۔ ذمہ دار اداروں اور حکمرانوں کو ناایشوز کی سیاست کے بجائے حقیقی مسائل کا حل تلاش کرنا ہوگا۔نوجوان نسل ملک کا قیمتی اثاثہ ہے ۔انھیں اعتماد اور تحفظ فراہم کئے بغیر ملک کی ترقی و سالمیت ناگزیر ہے ۔ ☆☆☆☆☆

انتباہ! یہ بات مرکز کے نوٹس میں آئی ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے تنظیمی اور ذیلی فورمز کے بعض عہدیدار اور کارکنان گوادر اور دیگر **ہاؤسنگ سوسائیٹیز** میں پلاٹوں کی خرید وفروخت کا کاروبار کر رہے ہیں۔یہ ان احباب کا ذاتی کاروبار ہے اور تحریک منہاج القرآن کا ان کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

نیز مجلّہ منہاج القرآن میں آنے والے جملہ پرائیویٹ اشتہار خلوص نیت سے شائع کئے جاتے ہیں، ادارہ کی کسی کاروبار میں شراکت نہیں ہے۔لہذا احباب اپنے لین دین/نفع نقصان کے خود ذمہ دار ہوں گے اور کسی کو بھی اس حوالے سے کسی بھی قسم کی کوئی شکایت مرکز میں لانے کا کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

مرکزی امیر تحریک حضرت صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی کا سانحہ ارتحال

مرحوم تحریک منہاج القرآن کا عظیم سرمایہ اور اہل اللہ میں سے تھے

قائد تحریک ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے نماز جنازہ پڑھائی

خدمات پر خراج تحسین

رپورٹ: صاحبزادہ محمد حسین آزاد

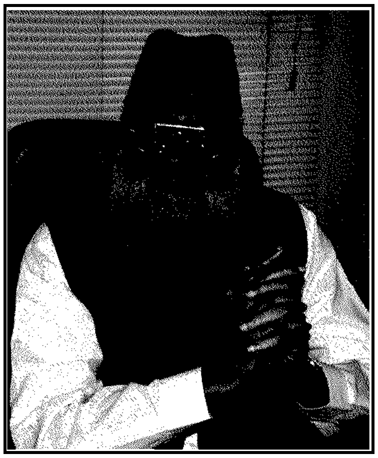

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے دستِ راست، دیرینہ رفیق، پاکستان عوامی تحریک کے مرکزی صدر اور تحریک منہاج القرآن کے مرکزی امیر حضرت صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن خان درانی 14 اگست 2017ء بروز پیر آزادی پاکستان کے دن قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی تحریک منہاج القرآن کے اولین رفقاء کار میں شامل تھے۔ آپ کا تعلق خیبر پختونخواہ کے معروف روحانی سلسلے سے ہے۔ آپ معروف علمی، مذہبی، سیاسی اور روحانی شخصیت تھے۔ مختلف اہم سرکاری عہدوں پر بھی فائز رہے۔ آپ عبادت گزار، انتہائی خوش اخلاق، ملنسار اور مشن کا اثاثہ تھے۔ 1982ء سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی تعلیمی و تربیتی نشستوں میں شامل ہوتے رہے اور 1984ء میں تحریک میں شمولیت اختیار کی اور تحریک منہاج القرآن پشاور میں کلیدی عہدوں پر فائز رہے۔ بعد ازاں 1995ء میں مرکزی امیر تحریک منہاج القرآن مقرر ہوئے اور تادم آخر یہ ذمہ داریاں احسن طور پر سرانجام دیتے رہے۔

مرحوم کی نماز جنازہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے منہاج یونیورسٹی گراؤنڈ میں پڑھائی اور اس موقع پر مرکزی امیر حضرت صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی کے وصال پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ تحریک منہاج القرآن میں صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی کی دینی، علمی، سماجی اور سیاسی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائیگا۔ مرحوم سچے عاشق رسول، نیک، صالح اور محبِّ وطن انسان تھے، ان کی رحلت ان کے اہل خانہ، رفقاء اور تحریک منہاج القرآن کیلئے عظیم صدمہ ہے۔ تحریک منہاج القرآن کیلئے ان کی خدمات اور کاوشوں کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔ ان کے تقویٰ، پرہیز گاری اور صالحیت میں کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ انہوں نے 30 سال سے زائد عرصہ میرے ساتھ گزارا، اس دوران میں نے انھیں صاحب استقامت، عبادت گزار اور مشن کا وفادار پایا۔ وہ اللہ والے تھے اور اہل اللہ میں سے تھے۔ وہ تہجد، نماز فجر، تلاوت، یومیہ اورادوظائف اور نماز اشراق کی ادائیگی کے بعد سوئے اور پھر

> **انہوں نے تیس سال کا عرصہ میرے ساتھ گزارا، اس دوران میں نے انہیں صاحبِ استقامت، عبادت گزار اور مشن کا وفادار پایا۔ وہ اہل اللہ میں سے تھے۔**
> **(نماز جنازہ کے موقع پر قائدتحریک کا اظہارِ خیال)**

اسی حالت میں اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ ان کی وفات کی جو شکل وصورت ہمارے سامنے آئی یہ اللہ کے مقرب و محبوب بندوں کی علامات میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قربِ خاص میں جگہ عطا فرمائے۔

نماز جنازہ کے اجتماع میں میں مرحوم کے اعزہ و اقارب کے علاوہ چیئرمین سپریم کونسل منہاج القرآن محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، مرکزی صدر تحریک منہاج القرآن محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، نائب صدر بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، سیکرٹری جنرل عوامی تحریک خرم نواز گنڈاپور کے علاوہ معروف روحانی شخصیت حضرت پیر خواجہ غلام قطب الدین فریدی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ گڑھی شریف)، حضرت پیر احمد یار جان سیفی (زیب سجادہ آستانہ عالیہ فقیر آباد شریف)، حضرت پیر سید طاہر سجاد کاظمی (زیب سجادہ آستانہ زنجانیہ خانوہارنی شریف)، حضرت علامہ مفتی عابد حسین نقشبندی، حضرت پیر میاں محمد حنفی سیفی (راوی ریان شریف)، علامہ مفتی محمد حسیب قادری (جامعہ نعیمیہ)، علامہ مفتی انتخاب نوری (کوآرڈی نیٹر اتحاد بین المسلمین)، شیخ الفقہ علامہ مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، شیخ الادب علامہ پروفیسر محمد نواز ظفر، مرکزی صدر منہاج القرآن علماء کونسل علامہ الحاج امداداللہ خان، مرکزی ناظم رابطہ علماء ومشائخ صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری، نائب ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن علامہ سید فرحت حسین شاہ، مرکزی ناظم علماء کونسل علامہ میر محمد آصف اکبر، علامہ محمد عثمان سیالوی اور دیگر علماء و مشائخ کے علاوہ جملہ مرکزی قائدین و سٹاف ممبران، اساتذہ، طلبہ اور رفقاء و کارکنان تحریک کی کثیر تعداد نے شرکت کی اور ان کی مغفرت و بلندی درجات کیلئے دعا کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل اور اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیدالمرسلین ﷺ

صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی کی رسم قل

تحریک منہاج القرآن کے مرکزی امیر اور پاکستان عوامی تحریک کے مرکزی صدر صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن خان درانی کی رسم قل 15 اگست 2017ء کو جامع المنہاج بغداد ٹاؤن، ٹاؤن شپ میں منعقد ہوئی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اور چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین قادری نے خصوصی شرکت فرمائی۔ نائب صدر تحریک بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان، ناظم اعلیٰ تحریک محترم خرم نواز گنڈا پور علاوہ ازیں پیر طریقت حضرت خواجہ غلام قطب الدین فریدی (سجادہ نشین آستانہ عالیہ گڑھی شریف)، علامہ مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی، علامہ پروفیسر محمد نواز ظفر، محترم علامہ سید فرحت حسین شاہ، محترم رانا فیاض احمد، محترم جی ایم ملک، محترم علامہ امداد اللہ خان، محترم علامہ میر محمد آصف اکبر، محترم لال مھدی خان، محترم صاحبزادہ نصیرالدین چراغ، محترم محمد ریحان ایوب اور مرحوم کے بھائی محترم عطاء الرحمٰن خان اور صاحبزادگان محترم حفیظ الرحمٰن، محترم حضرت الرحمٰن، محترم بدر منیر اور محترم مطیع الرحمٰن بھی سٹیج پر موجود تھے۔ 12 بجے دن تا نماز ظہر قرآن خوانی کی گئی۔ نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد زینت القراء محترم قاری نور احمد چشتی نے پرسوز تلاوت قرآن سے رسم قل کی تقریب کا آغاز کیا جس کے بعد تحریک کے معروف ثناء خوانِ مصطفیٰ خرم شہزاد نے نعتِ رسول مقبول ﷺ سے دلوں کو منور کیا۔ تقریب کی نقابت کے فرائض مرکزی ناظم رابطہ علماء و مشائخ منہاج القرآن صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری اور ناظم تربیت منہاج القرآن محترم غلام مرتضیٰ علوی نے انجام دیئے۔ اس موقع پر مہمانان گرامی اور تحریک کے قائدین نے مرحوم کی ذات اور خدمات کے حوالے سے اظہار خیال کیا۔

مرکزی صدر علماء کونسل علامہ امداداللہ خان قادری نے کہا کہ مرحوم نے ہمیشہ علماء و مشائخ کمیٹی کی نگرانی اور سرپرستی فرمائی۔ ان کے ہر کام میں اخلاص وللّٰہیت کی خوشبو آتی تھی۔

محترم احمد نواز انجم (نائب ناظم اعلیٰ) نے کہا کہ موصوف فرشتہ صف انسان تھے۔ ہمیشہ مسکرا کر ملتے تھے۔ ہم نے کبھی

انہیں غصے میں نہیں دیکھا۔

محترم علامہ پروفیسر محمد نواز ظفر نے کہا کہ موصوف حقیقی صوفی تھے اور ہمیشہ تصوف و روحانیت کا درس دیتے تھے۔

بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان نے کہا کہ موصوف ہمیشہ خندہ پیشانی سے ملتے اور Management میں اپنی مثال آپ تھے۔

سیکرٹری جنرل امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن محترم لال مہدی خان نے کہا کہ موصوف اتحاد امت کے داعی اور ہمارے محسن تھے اور اکثر ہمارے پروگراموں کی زینت بنتے تھے۔

مرکزی ناظم رابطہ علماء مشائخ صاحبزادہ محمد حسین آزاد الازہری نے کہا کہ ان کے حقیقی والد کی طرح ان کے روحانی والد حضرت صاحبزادہ مسکین فیض الرحمٰن درانی کی بھی خواہش تھی کہ ان کی نماز جنازہ حضور شیخ الاسلام پڑھائیں۔ دونوں کی خواہش پوری ہوئی۔ انہوں نے نے کہا کہ تحریک کے اس عظیم نقصان کا صدمہ سب کو ہوا ہے مگر حضور شیخ الاسلام جنہوں نے اس تن آور درخت کی آبیاری کی ان کے غم کا عالم کیا ہوگا؟

ناظم اعلیٰ تحریک محترم خرم نواز گنڈا پور نے کہا کہ مرحوم نے بڑی پاکیزہ زندگی گزاری۔ ہمیشہ خندہ پیشانی اور خوش اخلاق سے پیش آتے۔ چہرے پر مسکراہٹ رہتی۔ تحریک کا جو کام ان کے سپرد ہوا انہوں نے نہایت دیانتداری، محنت اور لگن سے اسے پایہ تکمیل تک پہنچایا۔

نوٹ: اس موقع پر حضرت پیر خواجہ غلام قطب الدین فریدی اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کی طرف سے کیا گیا کا تفصیلی خطاب نہایت اہمیت کے پیش نظر ماہ اکتوبر 2017ء کے مجلّہ میں مکمل شائع کیا جائے گا۔

رسم قل کا اختتام ختم شریف کے بعد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی دعائے مغفرت سے ہوا۔☆☆☆☆

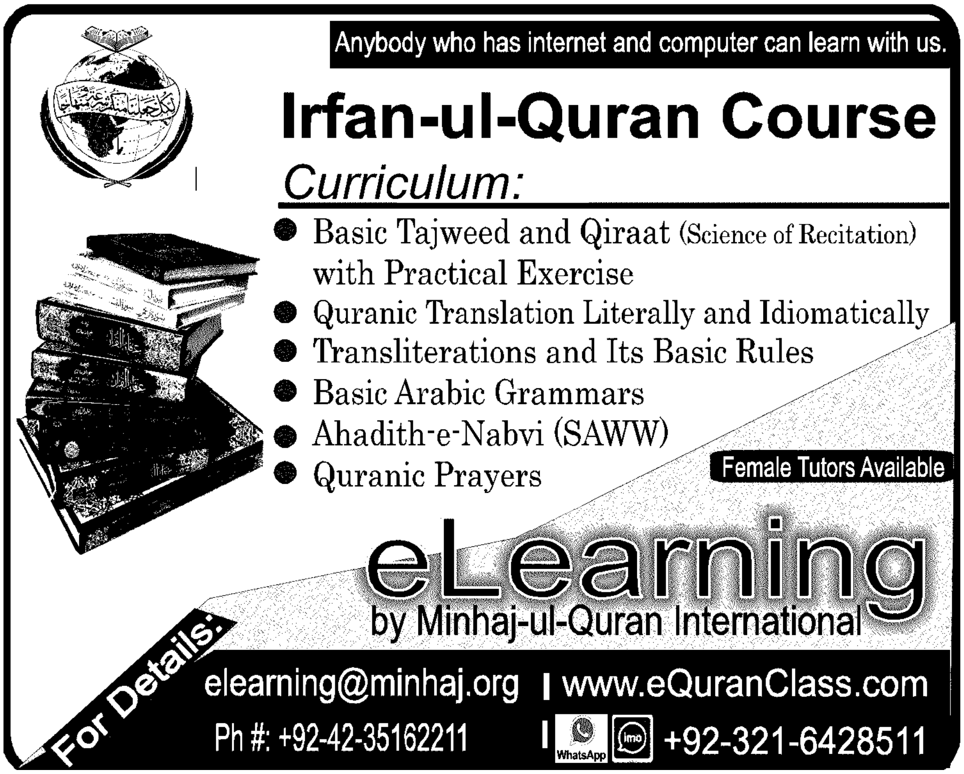

وظیفہ سخاوتِ نفس

اگر کسی کے نفس اور طبیعت میں بخل، کنجوسی، تنگدلی اور زر پرستی کا غلبہ ہو، مال و دولت خرچ کرتے ہوئے ہاتھ رک جاتے ہوں اور طبیعت میں وسعت و سخاوت پیدا نہ ہوتی ہو تو اس کا علاج درج ذیل آیات قرآنی سے ممکن ہے:

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِO بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِO

۱۔ وَ اٰتَی الْمَالَ عَلٰی حُبِّہٖ ذَوِی الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ وَالسَّآئِلِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ وَ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَی الزَّکٰوۃَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَھْدِھِمْ اِذَا عٰھَدُوْا وَالصّٰبِرِیْنَ فِی الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَ حِیْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا ط وَ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُتَّقُوْنَO (البقرۃ، ۲:۱۷۷)

۲۔ مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ ط وَ اللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ ط وَ اللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌO (البقرۃ، ۲:۲۶۱)

۳۔ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ فَلِاَنْفُسِکُمْ ط وَ مَا تُنْفِقُوْنَ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْہِ اللّٰہِ ط وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَیْرٍ یُّوَفَّ اِلَیْکُمْ وَ اَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَO (البقرۃ، ۲:۲۷۲)

۴۔ اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَ النَّھَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ ج وَ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَO (البقرۃ، ۲:۲۷۴)

۵۔ اَلصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰدِقِیْنَ وَ الْقٰنِتِیْنَ وَ الْمُنْفِقِیْنَ وَ الْمُسْتَغْفِرِیْنَ بِالْاَسْحَارِO (اٰل عمران، ۳:۱۷)

۶۔ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ ط وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَیْءٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌOاٰل عمران، ۳:۹۲)

۷. اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَ الْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ ط وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَO (اٰل عمران، ۳:۱۳۴)

۸. وَلَوْ اَنَّھُمْ رَضُوْا مَآ اٰتٰھُمُ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَ قَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰہُ سَیُؤْتِیْنَا اللّٰہُ مِنْ فَضْلِہٖ وَ رَسُوْلُہٗٓ اِنَّآ اِلَی اللّٰہِ رٰغِبُوْنَO (التوبہ، ۹:۵۹)

۹. وَمِنَ الْاَعْرَابِ مَنْ یُّؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ یَتَّخِذُ مَا یُنْفِقُ قُرُبٰتٍ عِنْدَ اللّٰہِ وَ صَلَوٰتِ الرَّسُوْلِ ط اَلَآ اِنَّھَا قُرْبَۃٌ لَّھُمْ ط سَیُدْخِلُھُمُ اللّٰہُ فِیْ رَحْمَتِہٖ ط اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌO (التوبۃ، ۹:۹۹)

۱۰۔ کُلًّا نُّمِدُّ ھٰٓؤُلَآءِ وَ ھٰٓؤُلَآءِ مِنْ عَطَاءِ رَبِّکَ ط وَمَا کَانَ عَطَآءُ رَبِّکَ مَحْظُوْرًاO (الاسراء، ۱۷:۲۰)

۱۱۔ اِنَّ رَبَّکَ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ وَ یَقْدِرُ ط اِنَّہٗ کَانَ بِعِبَادِہٖ خَبِیْرًام بَصِیْرًاO (الاسراء، ۱۷:۳۰)

۱۲. اَلَّذِیْنَ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ عَلٰی مَآ اَصَابَھُمْ وَالْمُقِیْمِی الصَّلٰوۃِ لا وَ مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَO (الحج، ۲۲:۳۵)

- ان آیات کو ترتیب سے اکٹھا پڑھیں یہ ایک وظیفہ ہے۔
- ان آیات کی روزانہ نمازِ فجر کے بعد کم از کم تین بار تلاوت کریں۔ اگر فرصت ہو تو نمازِ مغرب یا عشاء کے بعد جس وقت زیادہ یکسوئی اور تنہائی مل سکے، اس وظیفہ کو اپنا معمول بنا لیں۔ ۷ بار یا ۱۱ بار پڑھنے میں بہت برکات ہیں۔ ہاتھ پر پھونک کر سینے پر مل لیں اور پانی دم کر کے پئیں۔
- اس وظیفہ کو حسب ضرورت ۱۱ دن یا ۴۰ دن یا اس سے بھی زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھ سکتے ہیں۔

(شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری، الفیوضات المحمدیہ، ص ۳۱۱)

☆☆☆☆☆

گلدستہ

اکابر اولیاء وصوفیاء کے پند ونصائح

مرتبہ: نازیہ عبدالستار

۱۔ امام ابو محمد جعفر صادقؒ

آپؒ نے فرمایا کہ چار لوگوں کی صحبت سے تمہیں ہمیشہ بچنا چاہئے۔

۱۔ ایک جھوٹا کیونکہ اس کی صحبت تمہیں فریب میں مبتلا کردے گی۔

۲۔ دوسرا بیوقوف وہ جس قدر بھی تمہاری بہتری چاہے گا اسی قدر نقصان پہنچائے گا۔

۳۔ تیسرا کنجوس، اس کی صحبت سے بہترین اور قیمتی وقت رائیگاں چلا جائے گا۔

۴۔ چوتھا بزدل، وہ ایک نوالے کی طمع میں بھی تم سے کنارہ کش ہوکر تمہیں کسی مصیبت میں مبتلا کردے گا۔

۲۔ حضرت سری سقطیؒ

آپؒ نے فرمایا: تصوف تین باتوں میں پایا جاتا ہے:

۱۔ صوفی کا نور معرفت اس کی پرہیزگاری کے نور کو نہ بجھادے۔

۲۔ اپنے باطن سے کوئی بات نہ کہے جو نص قرآنی یا نص سنت کے خلاف ہو۔

۳۔ کرامات دکھانے کی خاطر کوئی غیر محتاط بات نہ کر جائے۔

۳۔ حضرت غوث اعظم عبدالقادر جیلانیؒ

آپ نے فرمایا: ولی کی علامت یہ ہے کہ جب اس کی عمر بڑھے تو اس کے عمل بڑھ جائیں اور جب اس کا فقر بڑھے تو اس کی سخاوت بڑھ جائے اور اس کا علم بڑھے تو اس کی تواضع بڑھ جائے۔

آپ نے فرمایا تصوف آٹھ خصائل پر مشتمل ہے:

۱۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سخاوت

۲۔ حضرت ایوب علیہ السلام کا صبر

۳۔ حضرت یحیٰ علیہ السلام کی غربت

۴۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سیاحت

۵۔ حضرت اسحاق علیہ السلام کی رضا

۶۔ حضرت زکریا علیہ السلام کا اشارہ

۷۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا لباس

۸۔ حضور سرور کائنات ﷺ کا فقر

۴۔ حضرت ذوالنون مصریؒ

آپ نے فرمایا کہ انسان پر چھ چیزوں کی وجہ سے تباہی آتی ہے:

۱۔ اعمال صالحہ سے کوتاہی کرنا۔

۲۔ ابلیس کا فرمانبردار ہونا۔

۳۔ موت کو قریب نہ سمجھنا۔

۴۔ رضائے الٰہی کو چھوڑ کر مخلوق کی رضا مندی حاصل کرنا۔

۵۔ تقاضائے نفس پر سنت کو ترک کردینا۔

۶۔ اکابرین کی غلطی کو سند بنا کر ان کے فضائل پر نظر نہ کرنا اور اپنی غلطی کو ان کے سر تھوپنا پھر فرمایا کہ جس طرح ہر جرم کی ایک سزا ہوا کرتی ہے اس طرح ذکر الٰہی سے غفلت کی سزا دنیاوی محبت ہے۔ ☆☆☆☆☆

منہاج القرآن ویمن لیگ کی سرگرمیاں

منہاج القرآن ویمن لیگ پنجاب کا کنونشن

پاکستان عوامی تحریک ویمن ونگ اور منہاج القرآن ویمن لیگ پنجاب کی ضلعی اور تحصیلی عہدیداران کا تنظیمی کنونشن 19 اگست 2017ء کو مرکزی سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا۔ کنونشن کی صدارت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کی۔ منہاج القرآن انٹرنیشنل کی سپریم کونسل کے چیئرمین ڈاکٹرحسن محی الدین قادری، ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور، نائب ناظم اعلیٰ تنویر خان بھی اسٹیج پر موجود تھے۔ عوامی تحریک ویمن ونگ کی مرکزی صدر فرح ناز، ڈاکٹر شاہدہ نعمانی، افنان بابر، عائشہ مبشر، زینب ارشد، کلثوم قمر، ثناء وحید، اقراء جامی، ارشاد اقبال، ضلعی و تحصیلی صدور و ناظمات آمنہ بتول، فرحت دلبر اعوان، زریں قادری، ناہیدہ راجپوت، ہما اسماعیل، حریرہ بابر، مریم قدیر، عذرا اکبر، مسز شبیر، رافعہ عروج ملک بھی کنونشن میں شرکت کی۔

کنونشن کا باقاعدہ آغاز تلاوت و نعت سے ہوا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے کنونشن میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ 16 اگست کو لاہور مال روڈ پر ماڈل ٹاؤن کے قاتلوں کے خلاف ہزاروں خواتین اور بچوں نے جس طرح اظہار عقیدت و محبت کیا وہ سفاک حکمرانوں کیلئے پیغام ہے، ظالم درندوں کے خلاف پوری قوم صف آراء ہے۔ زندہ قومیں اپنے شہیدوں کو یاد رکھتی ہیں اور انکی قربانیوں کو اپنے لئے فخر کا تاج بناتی ہیں۔

قوم کی مائیں، بہنیں اور بیٹیاں شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ساتھ کھڑی ہیں، آج بھی قاتل حکمرانوں کی سوچ بدنیتی پر مبنی ہے۔ شہدائے ماڈل ٹاون کے انصاف کے لیے جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ کا انتظار ہے۔ انہوں نے کہا کہ ماڈل ٹاؤن کے قاتلوں سے انتقام قصاص کی صورت میں لیں گے۔ قاتل حکمرانوں سے خون کے قطرے قطرے کا حساب لیں گے، اب سانپوں کے سر کچلنے کا وقت آ گیا ہے، چور دروازے سے اقتدار میں آنے والے حکمرانوں کے دن گنے جا چکے ہیں۔ ایک اللہ کی گرفت میں آ چکا ہے دوسرا جلد اپنے انجام کو پہنچنے والا ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے مزید کہا کہ خواتین کی شمولیت کے بغیر ترقی کا کوئی ہدف حاصل نہیں ہوگا۔ ملک کی آبادی کا نصف سے زائد حصہ خواتین پر مشتمل ہے۔ خواتین ملک کی معاشی ترقی میں انتہائی اہم کردار ادا کرسکتی ہیں مگر اس کیلئے بہترین اور موزوں پالیساں تشکیل دینا ہونگی۔ پالیسیاں بناتے وقت خواتین کی شمولیت کو یقینی بنانا ہوگا کیونکہ اس کے بغیر خواتین کی بہبود اور ترقی کی حامل پالیسیاں تشکیل دینا ناممکن ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا ہوگی کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ تعلیم کے بغیر خواتین کی صلاحیتیں بے کار ہیں، خواتین کو تعلیم کی سہولتیں میسر ہونی چاہئیں تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ تعلیم کے حصول کی طرف راغب ہوں اور ملکی تعمیر و ترقی میں معاون و مددگار ثابت ہوں۔

پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب جو شہدائے ماڈل ٹاؤن کے قاتل ہیں انکی موجودگی میں کس طرح انصاف کے تقاضے پورے ہونگے۔ احتساب کا پہیہ روکنے کیلئے سازشیں عروج پر ہیں۔ ایوان وزیراعظم اور جاتی عمرہ ملکی سلامتی کے اداروں کے خلاف سازشوں کے مراکز ہیں۔ نااہل شخص اور انکے حواری ملکی سلامتی کے اداروں کے خلاف اکٹھے ہوگئے ہیں۔ نواز شریف اپنی ہی حکومت کے خلاف سرگرم ہوگئے ہیں۔ اس وقت حکومت نام کے کسی ادارے کا وجود نہیں ہے۔

کنونشن کا اختتام دعائے خیر سے ہوا۔ آخر میں تمام شرکاء کے لیے کھانے کا بھی اہتمام کیا گیا تھا۔

شہدائے ماڈل ٹاؤن کے ورثاء کا جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ کے حصول کیلئے مال روڈ پر دھرنا

مؤرخہ 16 اگست 2017ء کو شہدائے ماڈل ٹاون کے لواحقین نے جسٹس باقر نجفی کی رپورٹ کے حصول کیلئے لاہور میں استنبول چوک ناصر باغ مال روڈ پر دھرنا دیا، جس میں تمام سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور قائدین نے بھرپور شرکت کی۔ سانحہ ماڈل ٹاون کے شہداء کے لواحقین، فیملیز اور اظہار ہمدردی کے لیے خواتین کی بڑی تعداد احتجاجی دھرنا میں شریک ہوئی۔ اس موقع پر سربراہ عوامی تحریک ڈاکٹر طاہرالقادری اور دیگر سیاسی جماعتوں کے قائدین نے خطابات کیا۔ احتجاج میں تمام سیاسی جماعتوں سے قائدین نے بھی بھرپور شرکت کی۔ عوامی مسلم لیگ کے سربراہ شیخ رشید احمد، تحریک انصاف کے وفد میں میاں محمود الرشید، فردوس عاشق اعوان، فواد چوہدری، میاں اسلم اقبال، ڈاکٹر یاسمین راشد، سعدیہ سہیل رانا، پاکستان پیپلز پارٹی سے سابق وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور وٹو، بے نظیر کی سابق سیکرٹری ناہید خان، جہاں آراء وٹو، سابق وفاقی وزیر ثمینہ خاور حیات گھرکی، قاف لیگ کی ایم پی اے خدیجہ عمر فاروقی، لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے نائب صدر راشد لودھی، عوامی ویمن ونگ کی سینئر نائب صدر سحر چوھدری، عوامی لیگ لاہور کی صدر محترمہ نگہت ہمایوں، سوشل ورکر دین محمد اسٹیج پر موجود تھے۔ اس موقع پر تمام معزز مہمانوں نے جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ شائع کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے سانحہ ماڈل ٹاون کے شہداء کے لواحقین کیساتھ اظہار یکجہتی کیا۔

احتجاجی دھرنے میں تحریک منہاج القرآن وعوامی تحریک کی مرکزی قیادت نے بھی شرکت کی۔ عوامی تحریک کے سینئر رہنماء اور چیئرمین سپریم کونسل ڈاکٹر حسن محی الدین، صدر منہاج القرآن ڈاکٹر حسین محی الدین، ناظم اعلیٰ خرم نواز گنڈاپور سمیت دیگر مرکزی قائدین نے احتجاج میں شریک ہو کر شہداء کی فیملیز سے اظہار یکجہتی کیا۔

خطاب ڈاکٹر طاہرالقادری

سانحہ ماڈل ٹاؤن میں شہید ہونے والے مظلوم خاندانوں کی مائیں، بہنیں، بیٹیاں اور خاندان احتجاجی دھرنے میں بیٹھے ہیں۔ ہیومن رائٹس کے لوگ اور تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین یہاں جمع ہیں۔ شہداء کے لواحقین آج بھی اپنی ایمان کی طاقت کیساتھ کھڑے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت انہیں خرید نہیں سکی۔ ہم شہداء کو یقین دلاتے ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت آپ کو انصاف سے دور نہیں کر سکتی۔ ہم چاہیں تو شریف برادران کے گریبان پکڑ کر بھی انصاف لے سکتے ہیں لیکن امن اور قانون کا دامن نہیں چھوڑنا چاہتے۔ اگر انصاف نہ ملا تو احتجاج کی تحریک ختم نہیں ہوگی۔ عید کے بعد فیصل آباد، ملتان اور راولپنڈی میں احتجاجی ریلیاں اور دھرنے ہوں گے۔

ابھی چور پکڑا گیا، قاتل باقی ہے۔ وہ قاتل جس نے 17 جون کو 100 لوگوں کو گولیوں سے بھون ڈالا، اس کا نام شہباز شریف ہے۔ پانامہ کیس میں نواز شریف صرف وزیراعظم ہاؤس سے نکلے، عنقریب ماڈل ٹاون کیس میں دونوں بھائی پھانسی لگنے والے ہیں۔ شہباز شریف اور نواز شریف کو آخر ایک دن لٹکنا ہی لٹکنا ہے اور شہیدوں کا خون انہیں تختہ دار پر لٹکائے گا۔ جب تک یہ دونوں اپنے آخری انجام تک نہیں پہنچتے تو اس ملک سے ظلم کی اندھیری رات کا خاتمہ نہیں ہوگا۔

ماڈل ٹاون میں جو لوگ قتل ہوئے کیا وہ انسان کے بچے نہیں تھے۔ نواز شریف کی پولیس ماڈل ٹاون میں بیریئر ہٹانے گئی تھی۔ میرے گھر پر گیٹ کے سامنے تنزیلہ بی بی جہاں شہید ہوئیں، وہاں کونسا بیریئر تھا۔ گوشہ درود کے اندر کون سا بیریئر تھا جہاں درویش درود پاک پڑھتے ہیں۔ منہاج القرآن کے دفاتر میں گھس کر گولیاں چلائی گئیں، وہاں کونسے بیریئر تھے؟

عدلیہ کے معزز ججز، وکلاء اور پاکستان کے شہریوں سے پوچھتا ہوں کہ 17 جون کے شہداء کا قصور کیا تھا؟ کیا انہوں

نے تخت رائیونڈ پر حملہ کر دیا تھا۔ کیا انہوں نے پارلیمنٹ پر حملہ کر دیا تھا؟ ان کا قصور یہ تھا کہ وہ قانون کی حکمرانی چاہتے تھے۔ وہ اپنا انسانی حق مانگتے تھے۔ وہ تعلیم، روزگار اور صحت مانگتے تھے۔ وہ پرامن طریقہ سے اپنا حق مانگ کر احتجاج کا اعلان کر رہے تھے۔

قتل عام کروانے کے بعد شہباز شریف نے جسٹس باقر نجفی انکوائری کمیشن بنا کر خود کو ذمہ دار ٹھہرانے پر فوری استعفیٰ دینے کا اعلان کیا تھا۔ اب وہ استعفیٰ کیوں نہیں دیتے؟ اگر باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ آپ کے خلاف نہیں تو اسے پبلک کر دیں۔ جسٹس باقر نجفی نے اپنی رپورٹ میں جو لکھا وہ بیواؤں اور شہداء کے لواحقین کو بتایا تو جائے؟ یہ ان کا آئینی حق ہے۔ کیا یتیم بچوں کا اتنا بھی حق نہیں کہ وہ پوچھیں کہ ان کے والدین کو کس نے قتل کیا؟ شہداء کے بچے معصومان کربلا اور شہیدان کربلا کے نام پر صدا کر کے کہتے ہیں کہ ہمیں ہمارے پیاروں کے قاتلوں کا بتایا جائے۔

چھانگا مانگا سیاست کا آغاز نواز شریف نے کیا، جہاں ضمیروں کا سودا کروا کر آپ نے جمہوریت کی بنیاد رکھی۔ نواز شریف نے 80 کی دہائی میں ممبران اسمبلی کی بولیاں لگائیں۔ نواز شریف اپنے حواری ممبران پنجاب اسمبلی کو خریدنے کے لیے 3 لاکھ سے 12 لاکھ تک بولی لگاتے اور انہیں خریدتے۔ پھر جو 5 ایم پی اے ساتھ لائے تو اسے وزیر بناتے تھے۔ اگر میری یہ بات غلط ہے تو نواز شریف خود اس کا انکار کر دیں۔

نواز شریف 35 سال سے اقتدار میں رہے۔ نواز شریف نے 10 سال تک جنرل ضیاء الحق کی گود میں پرورش پائی۔ ضیاء الحق کا نامزد وزیر خزانہ اور غیر جماعتی وزیراعلیٰ کون تھا؟ اس جمہوریت کے تماشے کو نواز شریف نے پالا اور اسے فروغ دیا۔ آمریت کی گود میں پل کر جمہوریت کے خلاف سازشیں نواز شریف نے کرائیں۔ 1898ء میں جب بے نظیر بھٹو وزیراعظم بنیں تو ایک سال میں ان کی حکومت تڑوا دی۔ آج نواز شریف ووٹ کا تقدس بحال کروانے کے جعلی دعوے کر رہے ہیں، انہیں شرم نہیں آتی۔

پانامہ لیکس کی چوری میں پکڑے جانے والے نااہل نواز شریف آئین سے دیانت اور صداقت کی تمام شقیں یعنی 62 اور 63 ختم کرنا چاہتے ہیں، جس کے لیے نواز شریف انقلاب کا نعرہ لگا رہے ہیں۔ ماڈل ٹاون میں 14 لاشیں گرا کر 100 لوگوں کو گولیاں مارنے والے یہ انقلاب دشمن ہیں۔ کس منہ سے انقلاب کی باتیں کرتے ہیں، انقلاب کا نام لیتے ہوئے انہیں شرم کیوں نہیں آتی؟ ان کا انقلاب صرف سلطنت شریفیہ نواز شہباز بچاؤ کا نام ہے۔ تخت رائیونڈ بچاؤ کا نام انقلاب ہے۔ عدلیہ پر حملے کرنا ان کا انقلاب ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا کہ شہداء کے ورثاء کا مطالبہ ہے کہ سانحہ ماڈل ٹاؤن پر جسٹس باقر نجفی کمیشن رپورٹ منظر عام پر لائی جائے اور چیف جسٹس لاہور ہائیکورٹ کی نگرانی میں غیر جانبدار بینچ تشکیل دیا جائے۔

عوامی تحریک ویمن ونگ کراچی کا شہدائے ماڈل ٹاون کے لیے دھرنا

شہدائے ماڈل ٹاون سے اظہار یکجہتی، جسٹس باقر نجفی کمیشن کی رپورٹ منظر عام پر لانے اور انصاف کیلئے پاکستان عوامی تحریک ویمن ونگ کراچی سندھ کا احتجاجی مارچ اور دھرنا 16 اگست 2017ء کو فوارہ چوک تا کراچی پریس کلب ہوا۔ مارچ اور دھرنے میں تمام سیاسی، سماجی، مذہبی اور انسانی حقوق سے تعلق رکھنے والی خواتین نے بھرپور شرکت کی اور شہدائے ماڈل سے اظہار یکجہتی کیا۔ شرکاء خواتین شرکاء نے کتبے اٹھا رکھے تھے، جن پر شہدائے ماڈل ٹاون کے انصاف کے لیے نعرے درج تھے۔ شرکاء دھرنا نے بھرپور جوش وخروش کا مظاہرہ کرتے ہوئے شہدائے ماڈل ٹاون سے اظہار یکجتی کرتے ہوئے نعرے بھی لگائے۔

دھرنے میں پاکستان عوامی تحریک ویمن ونگ کراچی کی صدر رانی ارشد، جنرل سیکرٹری فوزیہ جنید، سیکرٹری اطلاعات چمن فاطمہ، شگرف کمال، ندا جلیل، فائزہ راؤ، منیبہ نصیر اور دیگر قائدین نے بھی خطاب کیا۔ لاہور مال روڈ ناصر باغ استنبول چوک کے مرکزی دھرنے میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا ہونے والا خطاب بذریعہ وڈیولنک کراچی کے دھرنے میں بھی نشر کیا گیا۔☆☆☆

منہاج القرآن ویمن لیگ پنجاب کا کنونشن

مرکزی امیر تحریک مسکین فیض الرحمٰن خان درانی کی نماز جنازہ اور رسم قل

Monthly
DUKHTARAN-E-ISLAM
SEP-2017
LAHORE
Regd CPL No.45

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی فضائل و مناقبِ اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام
اور دیگر موضوعات پر ایمان افروز علمی و تحقیقی کتب

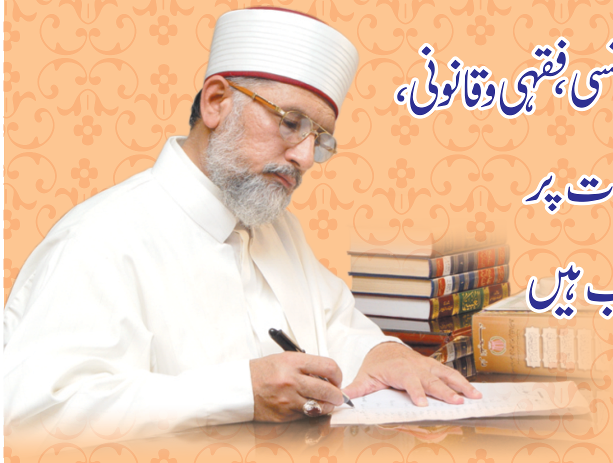

علمی و عملی، اخلاقی و روحانی، تعلیمی و سائنسی، فقہی و قانونی،
انقلابی اور فکری و عصری موضوعات پر
550 سے زائد کتب دستیاب ہیں